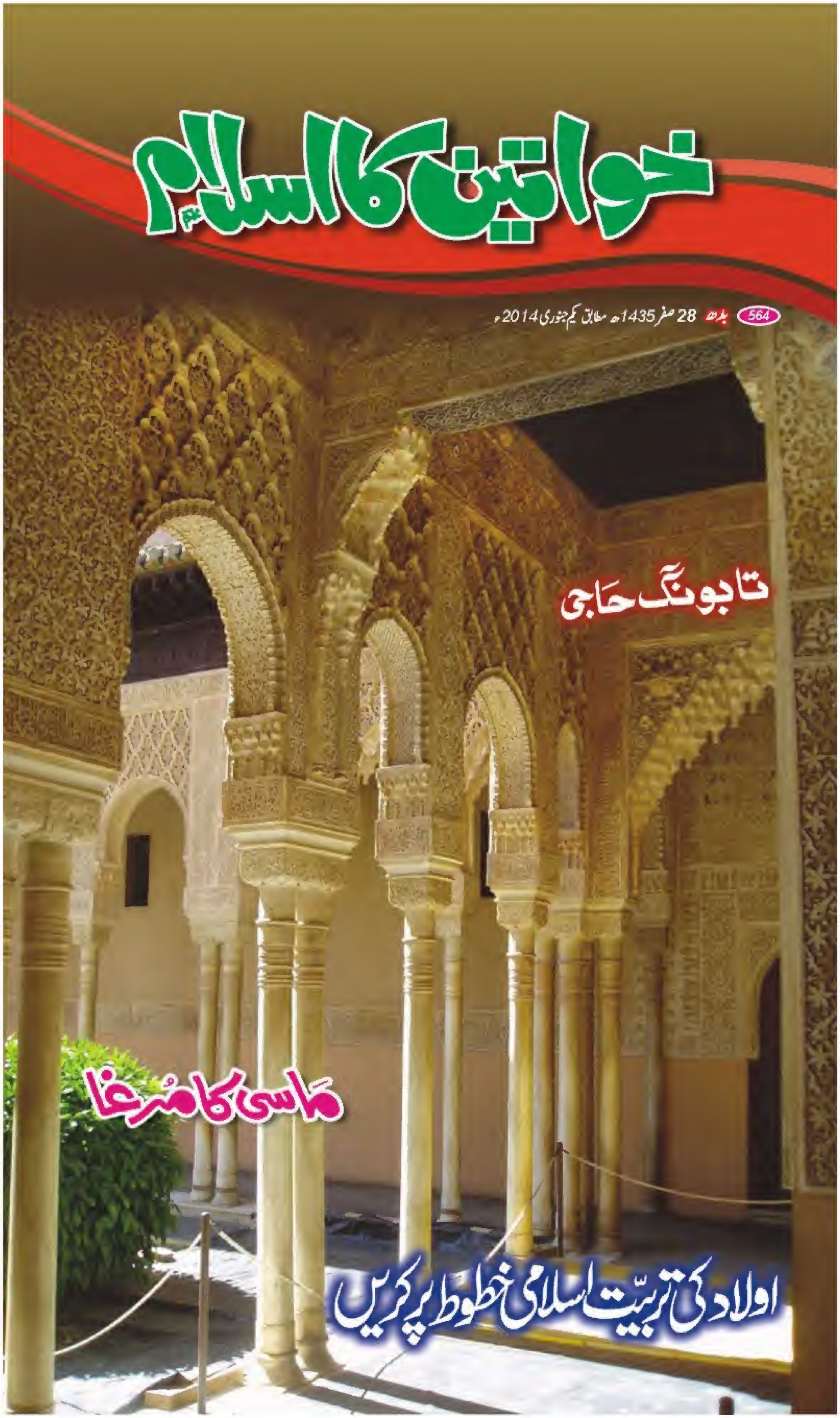

خواتین کا اسلام
564
بدھ 28 صفر 1435ھ مطابق یکم جنوری 2014ء
تابونگ حاجی
ماسی کا مرغا
اولاد کی تربیت اسلامی خطوط پر کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تواضع وعاجزی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے خوف وڈر سے تواضع وعاجزی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بلند مرتبہ عطا کریں گے اور جس شخص نے خود کو بڑا سمجھا اور تکبر کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلیل ورسوا کریں گے۔

﴿الزہد للوکیع﴾

حق بات کو قبول کرنا

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ تواضع کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تواضع اور عاجزی یہ ہے کہ حق کے آگے سر تسلیم خم کر دینا یعنی حق بات کو قبول کرنا، اگرچہ وہ بات ایک چھوٹا بچہ کہہ دے یا کسی جاہل کے منہ سے نکلے۔

پیاو سحر

وقت کی اہمیت

وقت کی پابندی نہ کرنا معاشرے کا ایک عام مرض بن چکا ہے۔ شادی ہو یا فوتگی، کوئی دینی تقریب ہو یا دنیوی..... وقت کی پابندی کا اہتمام بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اس کے برعکس وقت کے بے دریغ ضیاع کے مناظر عام ہیں۔ اس سلسلے میں بھی لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں نہ دوسرے کے وقت کی۔ ان کے پاس ہر وقت، وقت ہی وقت ہوتا ہے، اور وہ بس اسے کسی طرح "گزارنا" چاہتے ہیں۔ اگر آپ کی بھی کہیں ان سے اتفاقاً بھی سلام دعا ہو جائے تو جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک نہ ختم ہونے والا باتوں کا پٹارا ان کے پاس ہوتا ہے، جس سے ہر چھوٹے بڑے کی غیبتوں کے انبار برآمد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ سننے والے پر کیا گزر رہی ہے، انہیں کوئی پروا نہیں ہوتی۔ کسی کی ہانڈی جلے یا نماز جائے، انہیں اس سے کیا مطلب، انہیں تو بس ٹائم پاس کرنا ہے۔ اگر جان چھڑانے کی کوشش کی جائے اور آپ کسی ضروری کام کا ذکر کر کے بھاگنے کا ارادہ کریں تو پھر آپ کو بے مروت، بدتمیز اور بے لحاظ ہونے کے الزامات دیے جائیں گے۔ بہر حال جس کو وقت کی قدر ہو، وہ اس بدنامی کو سر پر لے لے مگر ایسے لوگوں کے ساتھ اپنا وقت نہ ضائع کرے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو دوسروں کا وقت صرف اس وقت ضائع کرتے ہیں جب انہیں کوئی کام نہیں ہوتا۔ ہاں جب انہیں کوئی مصروفیت ہو تو وہ ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ ایک صاحب سے ہمیں ایک ضروری کام آن پڑا، کئی دن تک فون کرتے رہے کہ ملاقات کا وقت مل جائے، وہ ٹالتے رہے کہ وقت نہیں ہے۔ وہ کام اللہ نے کسی اور ذریعے سے کرا دیا۔ ایک دن ہم دفتر میں کام میں مصروف تھے کہ وہ اچانک آ دھمکے اور یہ دیکھے بغیر کہ ہم کتنے مصروف ہیں، خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔ جب بیس پچیس منٹ گزر گئے اور ان کی بے معنی باتیں ختم نہ ہوئیں تو ہم نے ذرا ڈھیٹ بن کر ان سے عرض کر ہی دیا کہ یہ دفتری وقت ہے، ہم اہم کام میں مصروف ہیں، آنے کا مدعا بتایئے، ادھر اُدھر کی باتیں تو پھر کبھی ہو سکتی ہیں۔ بولے، نہیں کوئی کام تو نہیں تھا، بس اِدھر سے گزر رہے تھے، سوچا ذرا ملتے چلیں!!

جب سے یہ غارت گر موبائل اور اس کے فری پیکجز سے ہمارا پالا پڑا ہے، تب سے موبائل کے ذریعے بھی ایک دوسرے کا وقت بہت ضائع کیا جاتا ہے، اور پھر صرف کال کے ذریعے ہی نہیں بلکہ پیغامات کے ذریعے بھی تابڑ توڑ حملے کیے جاتے ہیں۔ موبائل کی ٹوں ٹوں سن کر کام میں مگن آدمی کی یکسوئی ختم ہو جاتی ہے اور اس پر مستزاد اگر کسی کے بے ڈھنگے میسج کا حسب منشا جواب نہ دو تو وہ برا مان جاتا ہے۔ ابھی پرسوں ہی ایک نوجوان کا دفتر کے نمبر پر فون آیا، کافی دیر تک بلاوجہ ہماری شان میں قلابے ملاتے رہے۔ آخر زچ آ کر پوچھ ہی لیا کہ جناب کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ بولے، خواتین کا اسلام میں ایک تحریر بھیجی تھی، اس کا معلوم کرنا ہے کہ چھپے گی یا نہیں؟ ہم نے عرض کیا، بھائی! خواتین کا اسلام میں صرف خواتین کی تحریریں شائع ہوتی ہیں، مردوں کی نہیں۔ یہ سننا تھا کہ حضرت ساری خوش کلامی بھول کر کج بحثی پر اتر آئے کہ پھر آپ کیوں لکھتے ہیں اور مفتی صاحب کا کالم کیوں شائع ہوتا ہے، پھر تو کسی خاتون مدیرہ کو ہونا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ ہم نے بصد ادب کہا کہ بھائی اس سلسلے میں ہم کیا عرض کریں، آپ ایسا کریں، انتظامیہ کو خط لکھیے۔ صاحب نے بڑبڑاتے ہوئے فون پٹخ دیا۔

بات نکلی ہے تو برسبیل تذکرہ ایک اور بات کی طرف اشارہ کر دیں، وہ یہ کہ اکثر قاریات بہنیں فون کر کے یہی پوچھتی ہیں کہ ہماری فلاں تحریر ملی؟ ملی تو قابل اشاعت ہے کہ نہیں، اگر ہے تو کب شائع ہوگی، اب تک شائع کیوں نہیں ہوئی؟؟ اب ہر تحریر ہر وقت تو ذہن میں ہوتی نہیں ہے کہ جواب دیا جائے۔ اگر کسی تحریر کے بارے میں یہ کہہ دیا جائے کہ ناقابل اشاعت ہے تو پھر سوالات کا نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور بلا مبالغہ ہمارا اپنا سر پیٹ لینے کو جی چاہنے لگتا ہے۔

اس ضمن میں غور طلب بات یہ ہے کہ خواتین کا اسلام پڑھنے لکھنے والی بہنیں عموماً دینی ذہن کی ہوتی ہیں تو ان کو تو چاہیے کہ بلا ضرورت شدیدہ فون کریں ہی نہ اور اگر کرنا ہی پڑے تو کم سے کم الفاظ میں دوٹوک بات بے لچک لہجے میں کریں۔ نامحرم سے بلاوجہ بات کو طول دینا ہرگز مناسب نہیں کہ شریعت کی تعلیم یہی ہے۔ لیکن اس کے برعکس جب ہم روکھے لہجے میں بات کرتے ہوئے فون جلدی بند کر دیں تو عجیب عجیب خطوط آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ خیر یہ تو درمیان میں بات آ گئی، بات ہو رہی تھی وقت ضائع کرنے کی۔ ان سطور کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے طرز عمل کا مشاہدہ کریں کہ کہیں ہمارے اندر تو یہ عیب نہیں۔ اگر ہم کسی سے ملنے جاتے ہیں تو پہلے وقت لیتے ہیں یا نہیں۔ ملاقات پر یا فون پر سلام دعا کے بعد ضروری بات کرتے ہیں یا اچھی طرح دوسروں کا وقت ضائع کرنے کے بعد مدعے پر آتے ہیں۔ یا ہم بلاوجہ ایس ایم ایس کی 'ٹوں ٹوں' سے لوگوں کا وقت تو خراب نہیں کرتے۔ یاد رکھیے مسلمان کی تو یہ شان ہی نہیں کہ وہ وقت ضائع کرے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا ہر لمحہ آخرت کے اربوں کھربوں سالوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس ایک لمحے کی قیمت جس کے نزدیک ہوگی، وہ کیوں اپنا یا دوسروں کا وقت ضائع کرے گا؟ پنج وقتہ نماز بھی ہمیں وقت کی پابندی اور اہمیت کی تعلیم دیتی ہے۔

وقت ضائع کرنے کا بہت بڑا ذریعہ آج کل فحاشی وبے حیائی والا لٹریچر اور الیکٹرونک میڈیا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح لوگ ان چیزوں پر گھنٹوں پر گھنٹے ضائع کرتے چلے جاتے ہیں جو گھروں کو برباد کرنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ لڑکیاں انہی چیزوں سے متاثر ہو کر گھروں سے بھاگتی ہیں اور لڑکے انہیں ورغلانے کے داؤ پیچ سیکھتے ہیں۔ نوجوان چوری ڈاکے اور قتل واغوا کے طریقوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اخلاق برباد ہو جاتے ہیں اور ماں باپ سمیت پورے خاندان کی بدنامی کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔ خدارا خود کو اور اپنے بچوں کو ایسی چیزوں سے بچایئے کہ جوان مشاغل میں لگ گیا وہ وقت ہی نہیں زندگی ضائع کر کے رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی برائیوں سے محفوظ رکھے اور وقت کی قدر دانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مدیر اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل
"خواتین کا اسلام" دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983
خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرِتعاون اندرون ملک: 600 روپے، بیرون ملک: 3700 روپے

تابونگ حاجی

ایک مومن کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش مچلتی ہے کہ کاش کوئی انتظام ہو اور درِ حبیب ﷺ پہ حاضری لگ جائے۔ مولا کے گھر کا دیدار ایک بار صرف ایک بار ہی نصیب ہو جائے۔ اسی تڑپتی، مچلتی تمنا کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مسلمان ملک نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو ''تابونگ حاجی'' کہلاتا ہے۔

''تابونگ حاجی'' حکومتِ ملائشیا کا ایک عظیم کارنامہ ہے جس کی پورے عالمِ اسلام میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ حکومتِ ملائشیا کا قائم کردہ ادارۂ حج ہے، جو ملائشیا کے مسلمانوں کو منظم انداز میں حج کی سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی ترقی اور حاجیوں کی بہبود میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

ملائشیا کے لوگ سالہا سال تک اپنی بچتیں حج کے لیے گھر کی صندوقچیوں میں جمع کرتے تھے، سود کے ڈر سے رقم بینک میں جمع نہیں کراتے تھے، لیکن 1959ء میں یونیورسٹی آف ملایا (ملائشیا) کے ایک ماہرِ معاشیات انگ کو عزیز نے سوچا کیوں نہ ان بچتوں کو یکجا کر کے انہیں ایسے تجارتی اور نفع بخش منصوبوں میں استعمال کیا جائے جو شرعاً حلال ہوں اور ان کا منافع حاجیوں میں تقسیم کر کے ان کو جلد از جلد فریضۂ حج ادا کرنے کے قابل بنایا جائے۔ ان تجارتی اور نفع بخش منصوبوں سے ملکی معیشت کو بھی استحکام مل سکتا تھا، چنانچہ انگ کو عزیز نے اپنی اس سوچ کے خاکے کو ایک ورکنگ پیپر پر منتقل کر کے حکومت کو پیش کر دیا۔ حکومت نے اسے پسند کیا اور 1962ء میں Malayan Muslim Pilgrim Saving Corporution کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جو حاجیوں سے ان کی بچتیں وصول کر کے انہیں ایسے نفع بخش منصوبوں میں لگائے گا، جو شرعی اعتبار سے بھی جائز اور حلال ہوں۔ اس ادارے کو 1969ء میں ادارۂ حج کے ساتھ ضم کر دیا گیا۔ اب یہ وزارتِ حج کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو ''تابونگ حاجی'' کہلاتا ہے، جو بھی شخص حج کے لیے رقم جمع کرنا چاہتا ہو، وہ اپنی بچت چاہے تو قریبی ڈاکخانے میں جمع کرا دے، وہاں سے وہ ادارے کے اکاؤنٹ میں پہنچ جاتی ہے اور اگر چاہے تو اس کی تنخواہ میں سے بھی اس کی متعین کردہ رقم ہر ماہ کٹ کر ادارے میں جمع ہو سکتی ہے۔ ان جمع شدہ رقوم سے شرعی طور پر جائز کاروبار میں سرمایہ کاری کی جاتی ہے، اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والا نفع رقم جمع کرنے والوں کے درمیان تقسیم ہوتا ہے۔ نفع کا ایک حصہ دوبارہ کھاتہ دار کے اکاؤنٹ میں جمع ہو کر مزید نفع بخش کاروبار میں لگ جاتا ہے اور ایک حصہ بونس کی شکل میں کھاتہ دار کو نقد دے دیا جاتا ہے۔ اب یہ اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ اسے اپنی دیگر ضروریات میں استعمال کرے یا اس کو بھی حج کھاتے میں جمع کروا دے۔ جب مطلوبہ رقم اکٹھی ہو جاتی ہے تو حج کے تمام مراحل ویزا، پاسپورٹ، حج کی تربیت، مقاماتِ مقدسہ میں قیام و طعام، علاج معالجہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قیام و مناسک کی نگرانی، نقل و حرکت کے لیے سواریوں کا انتظار، غرض کہ حجاج کے استقبال سے لے کر وطن واپسی تک کے تمام مراحل اور ضروریات کی ذمہ داری ''تابونگ حاجی'' کے ذمہ ہے۔ حج کے دوران ملائشیا کے حجاج جو سب سے زیادہ منظم اور باوقار نظر آتے ہیں نہ دھکم پیل میں حصہ لیتے ہیں نہ لڑائی جھگڑائی میں۔ اس میں ان کی طبعی نرمی اور شرافت کے ساتھ ساتھ ''تابونگ حاجی'' کی تربیت اور نظام کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔ ''تابونگ حاجی'' میں حج کے لیے کوئی تعداد مقرر نہیں بلکہ ایک شخص جتنی مرتبہ چاہے حج کر سکتا ہے۔ ''تابونگ حاجی'' ملائشیا کا واحد ادارہ ہے جو تجارتی بنیادوں پر حج کے سلسلے میں تمام خدمات انجام دیتا ہے، اس ادارے کے سوا کسی اور کو سفرِ حج کا انتظام کرنے کی اجازت نہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

ملائشیا جو جنوبی ایشیا کا ابھرتا ہوا مسلمان ملک ہے پہلے ملایا کے نام سے مشہور تھا، اس کو ہماری آزادی کے دس سال بعد یعنی 1957ء میں انگریزی استعمار سے رہائی ملی جس کی آبادی بھی سوا کروڑ سے زیادہ نہیں، لیکن ہم جو چودہ کروڑ سے بھی اوپر ہیں اور حجاج کی تعداد بھی ملائشیا کے حجاج سے کہیں زیادہ ہے اگر اس قسم کے منصوبوں کی تقلید ہی کر لیں تو نہ صرف خانۂ خدا و درِ حبیب ﷺ کے پروانوں کو آسانیاں ملیں بلکہ ملک بھی معاشی استحکام کی راہ پر گامزن ہو جائے جس کے لیے ضرورت ہے تو صرف ایک اسلامی ذہنیت رکھنے والی مدبر قیادت قومی یکجہتی اور خلوص و محنت کی (ماخوذ ''دنیا مرے آگے'')

انتخاب: صبا مجتبیٰ۔ کراچی

1987ء سے خدمت میں مصروف

پھلبھری، برص

LEUCODERMA-VITILIGO

تمام جلدی بیماریوں کا مؤثر اور بے ضرر علاج

STEROIDS FREE MOST PROGRESSIVE TREATMENT

سفید داغ قابلِ علاج مرض ہے

ایوارڈ یافتہ

اجمل زیدی

(ماہرِ برص)

کے دورۂ پاکستان کا مستقل پروگرام

کراچی قیام	13 مارچ تا 27 مارچ، 13 جولائی تا 27 جولائی، 13 نومبر تا 27 نومبر قادر چیمبر سنٹر آفس نمبر 706 ساتویں منزل شارع فیصل نزد پیالہ K.F.C کراچی فون: (021)34328080 موبائل: (0300)8566188
ملتان قیام	28 مارچ تا 6 اپریل، 28 جولائی تا 6 اگست، 28 نومبر تا 7 دسمبر ہوٹل سلور سینڈ، ریلوے روڈ نزد چوک عزیز ہوٹل، ملتان۔ فون: (061)4518061-62/4582803 موبائل: (0300)8566188
پشاور قیام	یکم فروری تا 10 فروری، یکم جون تا 10 جون، یکم اکتوبر تا 10 اکتوبر ہوٹل امین، جی ٹی روڈ ہشت نگری چوک پشاور شہر موبائل: (0300)8566188
اسلام آباد مستقل پتہ	8 اپریل تا 30 مئی، 8 اگست تا 30 ستمبر، 9 دسمبر تا 30 جنوری مکان نمبر 62 سٹریٹ نمبر 20 سیکٹر G-8-1 تعلیمی چوک (مری چوک) اسلام آباد فون: (051)-2255880-2854595 موبائل: (0300)8566188
لاہور قیام	14 فروری تا 27 فروری، 14 جون تا 27 جون، 14 اکتوبر تا 27 اکتوبر گلف سنٹر آفس 16 فیروزپور روڈ مزنگ چونگی نزد چمن مارکیٹ لاہور، 0300-8566188

E-mail:syedajmalzaidi@hotmail.com - syedajmalzaidi@yahoo.co.uk

حکمت کے ساتھ دعوت

بنت فدا حسین۔ اٹک سٹی

اذا جاء نصر اللہ والفتح ۝ ورایت الناس...... یہ ایک ننھی سی گڑیا کی آواز تھی جو بڑے پرسوز انداز میں تلاوت کررہی تھی اور پوری محفل کے دلوں کو اللہ کے کلام سے منور کررہی تھی۔ ایک معصوم سی گڑیا اللہ تعالیٰ کے پیارے کلام کو کتنی خوش الحانی سے پڑھ رہی تھی کہ سامعین پر رقت طاری تھی۔ طالبات کے اسکول میں آج ایک عجیب سماں تھا۔ اسکول میں آج ایک فنکشن کا انعقاد تھا۔ جس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہورہا تھا۔ اسکول کی تمام طالبات اپنی سرپرست خواتین ماؤں اور بہنوں وغیرہ کے ساتھ اس تقریب میں شریک تھیں۔ اسکول کی پرنسپل اور مسز بھی آج بڑی خوش خوش نظر آرہی تھی۔ ہر طرف طالبات اور دیگر شریک محفل خواتین کے زرق برق لباس اور مسکراتے چہرے نظر آرہے تھے...... ننھی گڑیا تلاوتِ کلام مجید کے بعد آخر اپنی امی کے پاس بیٹھ گئی۔ امی نے اپنی لختِ جگر کو خوشی سے چمٹا لیا۔ آج انہیں اپنی گڑیا پر بہت پیار آرہا تھا۔ وہ اپنی ہونہار بیٹی کو دینی ماحول میں تعلیم دینا چاہتی تھیں۔ اس سلسلے میں جہاں انہوں نے گھر کو ٹیلی وژن، گانے اور دیگر واہیات چیزوں سے محفوظ رکھا ہوا تھا وہیں خود بھی مستند علمائے کرام کے دینی لٹریچر کے مطالعہ کا ذوق بھی تھا۔ مستورات کی تبلیغی جماعت میں گاہے گاہے وقت لگاتی رہتی تھیں...... اسٹیج سے کچھ اعلانات اور ابتدائی کلمات کے بعد اچانک میوزک کی آواز گونجی......

''ارے تلاوت کے بعد یہ میوزک کیسا؟'' گڑیا کی امی چونک سی گئیں۔ معلوم ہوا کہ پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوچکا ہے اور اب گانے کے لیے بھی بعض بچیاں جن کا پہلے سے انتخاب کیا گیا تھا، اپنی صلاحیتوں کا اظہار کریں گی، پھر کچھ بچیوں نے رقص پیش کیا تو بعض نے اسٹیج ڈرامے اور مزاحیہ خاکے پیش کیے۔ گڑیا کی امی کا بیٹھنا دوبھر ہوگیا تو وہ درمیان ہی سے اٹھ کر اسے لے آئیں۔ دو دن کے بعد انہوں نے ایک خط پرنسپل کے نام لکھا اور گڑیا کے ہاتھ بھجوا دیا۔ خط میں لکھا تھا:

محترمہ پرنسپل صاحبہ!

ہم آپ کی دعوت پر پروگرام میں شریک ہوئیں اور آپ نے پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام مجید سے کروایا۔ آپ غور کریں بچی نے جو سورۂ مبارک تلاوت کی، اس میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے ایک مدد اور فتح کے بعد لوگوں کے جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے پر شکر ادا کرنے کا طریقہ بتارہے ہیں۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ، انہ کان توابا ۝ یہاں تو تسبیح کا ذکر ہے، حمد کا کہا جارہا ہے اور استغفار کا بیان ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ آپ کے پروگرام میں پہلے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان، پھر اس کے بعد میوزک گانے اور رقص، میں اسے وہی شکریہ کا طریقہ سمجھوں، جس کا رب تعالیٰ نے حکم دیا، یا پھر یہ سمجھوں کہ آپ معصوم بچیوں کو یہ بتانا چاہتی ہیں کہ خدا کے کس فرمان کی خلاف ورزی کس طرح کی جاتی ہے......؟؟

والسلام علیکم

آپ کی خیر اندیش

پرنسپل صاحبہ کا اگلے ہی دن فون آگیا۔ کہنے لگیں: ''محترمہ! آپ نے خط میں کیا لکھا ہے، اس خط نے تو مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، میں بار بار اس خط کو پڑھتی ہوں، آنکھیں برستی ہیں اور ضمیر ملامت کرتا ہے۔ واقعی ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ کھلی بغاوت کررہے ہیں۔ میں نے آج سے سچی توبہ کی ہے، لیکن میں تو اسکول میں صرف پرنسپل مقرر ہوں سب کچھ میرے اختیار میں نہیں، پھر بھی حتیٰ الامکان اپنے اسکول کے نظام کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کی کوشش کروں گی۔ آپ آئندہ بھی رہنمائی کرتے ہوئے قیمتی نصائح سے ضرور نوازیں۔ آپ کی باتوں سے میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ دعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔''

یہ روشنیوں کے شہر کراچی کا سچا واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی گڑیا کی امی کی طرح ایمان، ہمت اور حکمت کے ساتھ دعوت دینے کی اور پرنسپل صاحبہ کی طرح حق بات قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شیطانی شر سے حفاظت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رات میں) برتنوں کو ڈھانپ دو اور پانی کے برتنوں کو اوندھا کردو اور دروازوں کو بند کردو اور چراغوں کو بجھادو۔ پس بے شک شیطان کسی پانی کے برتن میں حلول نہیں کرسکتا اور کسی دروازے کو کھول نہیں سکتا اور کسی برتن کو کھول نہیں سکتا۔ پس اگر تم میں سے کوئی ایک (ڈھانپنے کے لیے) کوئی چیز نہیں پاتا تو لکڑی جو برتن پر رکھ دے اور اللہ کا نام لے تو چاہیے کہ وہ ایسا کرے پس بے شک فاسق جن (اور حشرات الارض) گھر والوں کو ان کے گھروں میں نقصان پہنچاتے ہیں۔ (کنز العمال ص۱۴۴)

مفہوم حدیث مبارکہ:

عموماً رات کے اوقات میں آفات وشرور کا غلبہ ہوتا ہے اور جنات بھی روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں اسی لیے خاص طور سے رات کے اوقات میں حفاظت کا تقاضا بڑھ جاتا ہے۔ نیز رات کو برتنوں کا کھلا چھوڑنا، دروازوں کو کھلا رکھنا اور پانی کے مشکیزوں اور کولروں کو نہ ڈھانپنا فقر وفاقہ اور بیماریوں کے استقبال کا سبب ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں کثرت سے ان اسباب کی طرف توجہ دلائی گئی کہ رات میں شیاطین اور حشرات الارض گھروں میں اس طرح مسلط ہوجاتے ہیں کہ ذرے ذرے میں گھس جاتے ہیں۔ لہٰذا ان کے بچاؤ کے لیے برتنوں کو ڈھانپ دینا چاہیے نیز تیز لائٹ بھی رات میں جلانا منع ہے۔

نوٹ: سورۂ نمل کی آیت یاایھا النمل ادخلوا...... لاتعلمون. اگر کسی پرچے پر لکھ کر ایسی جگہ جہاں کیڑے مکوڑے، لال بیگ وغیرہ کی کثرت ہو وہاں کسی بھاری چیز کے نیچے دبادیں تو اللہ کے حکم سے وہ جگہ تمام قسم کے کیڑے مکوڑوں سے صاف ہوجاتی ہے۔ علماء کا بتایا ہوا نسخہ ہے جو کہ مجرب ہے اور کچن کے لیے خاص طور سے آزمودہ ہے۔

وہ لوگ جو گھر راس نہ آنے کی شکایت کرتے ہیں وہ مذکورہ حدیث کو غور سے پڑھیں اور گھر میں پریشانیوں کے حقیقی اسباب اور وجوہ پر غور کریں تاکہ وہ چین وسکون جو ان کی لاپروائی اور دین سے دوری کے سبب زندگیوں میں رچ بس گیا ہے وہ راحت وسکون سے بدل جائے۔

Brighto
Inspired by Nature
Toll Free 08000-1973
ہر دیوار کی داستان
رنگوں کی روایت کے چالیس برس
Brighto PAINTS
Brighto ALL WEATHER
Brighto PLASTIC EMULSION
Brighto SUPER EMULSION
برائٹو پینٹس میں ہمارا ماننا ہے کہ دیواریں عمارتوں کی شخصیت کا آئینہ
ہوتی ہیں۔ یہی دیواریں تو ہیں جو مکان کو گھر بناتی ہیں۔ بیتے لمحوں کی
داستان سناتی ہیں۔ تب ہی تو گذشتہ چالیس برس ہم نے دیا ہر دیوار
کی داستان کو ایک نیا رنگ۔
celebrating 40 years

معاملے کے لوگ

آمنہ شکیل۔ حیدرآباد

ایک زمانے تک گھر اس لیے شاد اور ماحول اسی لیے آباد ہوا کرتے تھے کہ ہمارے بڑے معاملہ فہم اور چھوٹے ماننے والے ہوا کرتے تھے۔ اور آج نہ تو بڑے ہی بڑے رہے، چھوٹے تو پھر چھوٹے ہیں۔ ہمارے دادا حضور نور اللہ مرقدہ ہمارے والد سے فرمایا کرتے تھے:

''بیٹا! محبت تو شادی کے بعد کی ہوتی ہے۔''

آج ہم دیکھتے ہیں کہ محبتوں کے سارے سوتے شادی سے پہلے پھوٹ جاتے ہیں۔ تحفے تحائف، اسراف، میل ملاپ کا وہ سلسلہ جو شادی کے بعد آنکھیں دیکھنے کو ترس جاتی ہیں، شادی کے بعد یا تو صبح شام کے طعنے یا ہر وقت برائیوں کی مار۔

ہماری دادی جان کی 9 اولادیں ہیں۔ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے، یوں پانچ داماد اور چار بہوئیں ہوئیں مگر ہم نے کبھی ان کو کسی سے خفا نہیں دیکھا۔ نہ انہوں نے کبھی بہوؤں کے کپڑوں پر اعتراضات کیے، نہ ان سے کبھی کسی قسم کے (اپنی ذات سے متعلق) ناجائز ارمان کیے، ہم نے ایک بار ان سے پوچھا۔ ''دادی ماں آپ کبھی اپنے بچوں سے ناراض نہیں ہوتیں؟'' (کیوں کہ اب تو ہر جگہ ماں بچوں سے ناراض اور ساس بہو سے ناراض نظر آتی ہے۔ ہمارا گھر بھی اسی دنیا میں ہے اور اس میں انسان بستے ہیں ظاہر ہے یہاں بھی کوئی نہ کوئی بات خلاف طبیعت تو ہوتی ہوگی۔)

کہنے لگیں: ''بیٹا! یہ میری اولاد ہے میں ان سے کیوں ناراض ہوں گی؟ اور ان سے ناراض ہوں گی تو ان کا نقصان ہے جو میرا ہی نقصان ہے۔

ان آنکھوں نے خود ایسی ساس صاحبات کو بھی دیکھا جو کہتی نظر آئیں۔

''کیوں جی...... ! میں اپنی بہو خود بیاہ کر لائی ہوں۔ میرے بیٹے نے میری نافرمانی کر کے شادی نہیں کی جو میں اس کی حق تلفی کروں یا اس کی برائی کروں وہ جیسی بھی ہے میری بہو ہے میری عزت ہے۔''

اور ان خواتین کو بھی دیکھا جو شادی سے قبل تو خوب پیشانی پر بوسے دیتی نظر آئیں مگر شادی کے کچھ ہی عرصے بعد بہو کی کنگھی میں پھنسے ہوئے بال اور اس کی آئس کریم کھانے تک کا ذکر گھر گھر کرتی نظر آئیں۔ بہت غور کرنے کے بعد بھی کوئی نتیجہ نکالنے سے اہل عقل کو قاصر پایا کہ وہ خواتین جو بیٹیوں کے سارے عیوب ممتا کی چادر میں چھپا لیتی ہیں ان کی پردہ پوشی کی یہ چادر بہو کے لیے تنگ کیوں ہو جاتی ہے۔

وہ حضرات جو اپنی بہنوں کا اپنے گھر کے معاملات میں دخل پسند نہیں کرتے، ان ہی کی بیویاں یہاں تک کہ بعض اوقات وہ خود بھی بیوی کے میکے میں پورے پورے دخیل کیوں ہو جاتے ہیں؟

ہمارے پردادا محترم نے اپنی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی کو بھی بہوؤں کے معاملات میں بولنے کی اجازت نہ دی تھی۔ نہ وہ ان کے منہ سے یعنی چھ بہوؤں میں سے کسی ایک کی برائی سن سکتے تھے اور اگر ان کی بیٹی ایسا کر دیتیں تو وہ ان کو ان کے سسرال کی راہ دکھا دیا کرتے تھے۔ تب جا کر گھر بنتے تھے اور یوں معاملات نمٹتے اور رشتے سنورتے تھے۔ یہ تھے معاملے کے لوگ!

صرف غذا ہی کمزوری ختم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے

میزان 24

وزن 400 گرام قیمت 850 روپے

خالص قدرتی اور غذائی اجزاء سے تیار کیا گیا میزان 24 ایک ایسا مرکب ہے جو جسم کے تمام اعضاء کو طاقت دے کر آپ کو صحت مند، توانا اور جاذب نظر بناتا ہے، بھوک اور نیند کی کمی کو پورا کر کے جلد تھکاوٹ کا احساس ختم کرتا ہے۔ نیا اور صاف خون پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور آنکھوں کے گرد سیاہ داغ ختم کرتا ہے، دماغی اور اعصابی قوت پیدا کر کے حافظہ اور نظر کو بھی تیز کرتا ہے، معدہ اور جگر کی اصلاح کر کے بیماریوں سے لڑنے کیلئے قوت مدافعت پیدا کرتا ہے، نیز گیس، قبض، سانس کی تنگی اور پیشاب کے جملہ امراض میں بھی بے حد مفید اور مؤثر ہے۔ متعدل مزاج اور خوشگوار ذائقہ کی بدولت ہر عمر اور موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (شوگر کے مریض شوگر فری طلب کریں)

دل کا بائی پاس مت کروائیں

میزان 14

صرف ایک بار میزان استعمال کریں

شہد سبزیوں اور مقوی اجزاء سے تیار کی گئی میزان 14 دل کی شریانوں کی تنگی کو ختم کر کے بند والو کو کھولنے والی دنیا کی سب سے کامیاب اور بے ضرر ہربل پروڈکٹ ہے بڑھے ہوئے کولیسٹرول کو اعتدال پر لا کر دل کو طاقت دیتی ہے۔ بے مثال اور حیرت انگیز نتائج کی حامل یہ پروڈکٹ۔ موٹاپا، جوڑوں کے درد، بلڈ پریشر، فالج، لقوہ، ملیریا بخار اور بواسیر میں بھی بے حد مؤثر ہے۔

قیمت 1450

مقدار 700

اجزاء: شہد، ادرک، لہسن، لیموں، سرکہ سیب، مروارید، زہر مہرہ، ورق طلائی، عنبر یشعب

مزید مشورہ اور کاروباری رابطہ یا براہ راست منگوانے کیلئے

حکیم غلام رسول

(40 سالہ تجربہ کار معالج، ماہر نسخہ ساز)

Cell:0312-1624556

پاکستان بھر سے ڈیلرز درکار ہیں

- مولانا ابراہیم، حیدر چائی پٹھان کالونی، بنارس کراچی 0321-2682667
- مرحبا پنسار سٹور، ٹوکوٹ ضلع میرپور خاص (سندھ) 0300-3119312
- ریاض پنسار سٹور ریلوے روڈ ٹیکسلا 0322-5420834
- احسن ہومیو کلینک اینڈ سٹور، کشن مارکیٹ حسن ابدال 0333-5179523
- میاں ہومیو اینڈ ہربل سٹور کربلا روڈ ساہیوال 0322-9814004
- شافی دواخانہ شاہی بازار بہاولپور 0307-6679957
- پنجاب ہوزری بٹ مارکیٹ سکول بازار رحیم یار خان 0342-7323604
- راوی دواخانہ، ژوب ضلع لورالائی (بلوچستان) 0344-8282359
- بہاری پنسار سٹور، جناح روڈ نوشکی (بلوچستان) 0333-6568040
- حکیم جمال شاہ، مدینہ شاپنگ مال مین طارق روڈ کراچی 0300-2548293
- رحمانی میڈیکل سٹور پرانا کھپرو بس سٹینڈ میرپور خاص (سندھ) 0307-2100345
- مکتبہ علائیہ ناصریہ تحصیل بازار ہارون آباد 0333-4985886
- مکتبہ امیر شریعت عیدگاہ روڈ میلسی 0300-7734614
- بادشاہ دواخانہ بوہڑ بازار راولپنڈی 0345-7000088
- فخریہ شمسیہ دواخانہ نزد مچھلی منڈی دولت گیٹ ملتان 0300-7382825
- ورلڈ ہومیو سٹور گلی عثمان مسجد تلمبہ روڈ میاں چنوں 0300-8393627
- حکیم مولوی عبداللطیف، مستونگی محلہ بھی (بلوچستان) 0342-3112120
- یونانی دواخانہ صدیق اکبر چوک، چڑالا ضلع باغ (AK) 0312-8006622

درد کا درماں

ریحانہ تبسم فاضلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

(1) مجھے آپ کا کام بہت پسند ہے۔ میں نے پہلے کسی رسالے میں خط نہیں لکھا لیکن صرف آپ کو لکھ رہی ہوں۔ میں سیکنڈ ایئر کی طالبہ ہوں۔ میرا ماضی بہت برا اور شرم ناک ہے۔

جب میں اکیڈمی پڑھنے گئی تو وہاں تقریباً ساری لڑکیاں لڑکوں سے باتیں کرتی تھیں، سو میں نے بھی دیکھا دیکھی بات کرنا شروع کر دی۔ پھر مجھ سے ایسی غلطی ہوئی جو الفاظ میں بتا نہیں سکتی۔ اس لیے بہت شرمندہ ہوں۔

اب میری منگنی ہو گئی ہے، دو سال بعد میری شادی ہے۔ ہمارا گھرانہ مذہبی ہے اور جہاں میری منگنی ہوئی ہے وہ لوگ بھی مذہبی ہیں۔ میں اپنے منگیتر سے بات نہیں کرتی اور نہ شادی سے پہلے کبھی کروں گی۔ کیا میں شادی کے بعد اپنے شوہر کو یہ سب بتا دوں؟ یہ باتیں میں نے اپنی امی کو بھی نہیں بتائیں۔

میں اب بھی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نہ تو دوبارہ ایسی غلطی کی ہے اور نہ تو سوچا ہے۔ اب کسی کا خیال میں اپنے دل میں نہیں لاتی۔ اور موبائل بھی نہیں رکھا، ابو نے بھی منع کر دیا۔ کیا میرے گناہ معاف ہونے کے لائق ہیں؟

(2) میرا نماز پڑھنے کا دل نہیں کرتا، میں فجر کی نماز اکثر پڑھتی ہوں ظہر کی زبردستی کبھی کبھار اور عصر اور مغرب کی اکیڈمی میں گزر جاتی ہے اور رات کے وقت تھکن آڑے آ جاتی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے کا بہت دل کرتا ہے پر تسلسل نہیں رہتا باقاعدگی نہیں ہے۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں کہ میرا دل نماز اور قرآن کی طرف مائل ہو جائے۔

(3) فرسٹ ایئر میں محنت کے باوجود امید سے بہت کم نمبر آئے، دل کیا کہ خودکشی کر لوں پر اسلام میں حرام ہے اور امی ابو کا سوچ کر اس انتہائی اقدام سے گریز کیا۔ اب پڑھائی میں دل نہیں لگتا پڑھنے بیٹھوں تو ارد گرد کی ہر بات یاد آ رہی ہوتی ہے۔ ماضی کی ہر بات فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے گھوم رہی ہوتی ہے اور وقت گزر جاتا ہے آپ میری مدد کریں بہت شرمندہ ہوں اور پریشان ہوں۔ (ل۔ع)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بی بی بنت ل۔ع! میں نے آپ کا خط کس طرح دل پر جبر کر کے پڑھا ہے، یہ کچھ میں ہی جانتی ہوں۔ ایسی بھیانک باتیں میں نہیں چاہتی کہ کوئی اور بھی پڑھے، اس لیے وہ باتیں خط میں سے حذف کر رہی ہوں اور جواب میں بھی اس طرف اشارہ ہی کروں گی۔ میرے خیال میں زیادہ قصوروار آپ کی والدہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی بیٹی پر نظر نہیں رکھی۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں ایک منٹ بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ قصوروار آپ کے والد بھی ہیں، جنہوں نے گھر کے ہر کمرے میں ٹی وی لگوایا یہاں تک کہ اپنے بوڑھے باپ کو بھی ٹی وی لگا کر دیا، جب کہ ان کو تو اپنے والد کو مسجد کی طرف لے کر جانا چاہیے تھا۔ حضرتِ والا ٹی وی کو ٹی بی کہتے تھے، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ٹی وی کی بدولت آدمی گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ یہ ٹی وی کی ہی نحوست ہے کہ آج مقدس ترین رشتے گندگی کی پوٹ بن رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے، کیوں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دن رات نافرمانی کر رہے ہیں۔ بیٹی یہ معمولی گناہ نہیں گناہ کبیرہ ہے۔ پانچ برس کی بچی اچھی خاصی سمجھدار ہوتی ہے، آپ کو فوراً اپنی اماں سے کہنا چاہیے تھا، لیکن کیسی ماں جو اپنی بچی سے لاپرواہ ہو، چند گھنٹوں کے لیے نہیں دن رات کے لیے!...... چونکہ چھوٹی عمر میں آپ کو گناہوں کی لت پڑ گئی تھی، اس لیے بڑے ہو کر دوسری لڑکیوں کی دیکھا دیکھی آپ بھی اسی بے حیائی کی روش پر چل پڑیں، یہاں تک کے شیطان کے جال میں پھنس کر اپنی عفت کی چادر کو تار تار کر دیا۔ بہر حال اب تو جو ہوا سو ہوا، اب اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا کہ اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خوب اللہ تعالیٰ سے رو رو کر معافی مانگیں اور اس بات کا کسی سے کبھی اشارۃً بھی ذکر نہیں کرنا ورنہ اللہ تو معاف کر دیتا ہے مگر دنیا کبھی معاف نہیں کرے گی۔ آپ روزانہ صلوٰۃ التوبہ پڑھیں، نماز اور قرآن کی پابندی کریں، اور نادم و پشیمان ہو کر اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگیں کہ ان باتوں کا کوئی اثر بھی کبھی تمہاری آیندہ زندگی پر نہ پڑے۔ لیکن ایک بار پھر کہہ رہی ہوں کہ کسی کو بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

نماز اور قرآن میں جب دل لگے گا، جب تم سچی توبہ کر لو۔ اللہ کے سامنے شرمسار ہو، میرے سامنے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ میرا پیغام ہے بچیوں کی ماؤں کے نام کہ میری بہنو! سنبھل جاؤ، اپنی کلیوں کی ایسی حفاظت کرو جیسے شیرنی اپنے بچوں کی کرتی ہے۔

صرف جواب :

حلیمہ بی بی! آپ اپنا معمول بنالیں کہ حضور اقدس ﷺ کی صبح وشام کی دعائیں پڑھیں۔ نماز اور قرآن کی پابندی کرتے ہوئے سورۃ الانعام کی آیات: 18,17 اور سورۃ الاعراف کی آیت: 54 صبح وشام پڑھ کر دعا مانگیں اور پانی پر دم کر کے پی لیں۔ ان شاء اللہ اب رسوائیاں نہیں ہوں گی۔ یَامَلِکُ یَاقُدُّوْسُ یَاسَلَامُ گیارہ مرتبہ اول وآخر درود ابراہیمی ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

اولاد کے لیے آپ اور آپ کی بہلی یَامُبْدِئُ یَامُصَوِّرُ صبح وشام درود ابراہیمی کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے صالح اولاد کے لیے دعا کریں اور رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ...... کی ایک تسبیح درود ابراہیمی کے ساتھ پڑھیں، اگر دو نفل صلوٰۃ الحاجت بھی پڑھ لیں تو سونے پر سہاگہ۔

عینک کا نمبر چاہے کچھ بھی ہو......!
دور کی یا نزدیک کی نظر کی کمزوری کا مستقل علاج
آئی پلس کیپسول
عینک سے مستقل نجات

عینک لگوانے کے خواہشمند افراد عینک نہ لگوائیں آئی پلس کیپسول استعمال کریں
آنکھوں کا دھندلا پن 3 سے 7 دن میں ختم
علامات
آنکھوں کا بھاری پن
آنکھوں سے لگاتار پانی نکلنا
سر بھاری رہنا
سر درد رہنا
نزلہ وزکام سے نظر کی کمزوری
موتیا سے بھی نجات ممکن ہے
ڈیلر: بادشاہ دی ہٹی بوہڑ بازار راولپنڈی
■ حبیب دواخانہ گھنٹہ گھر ملتان ■ خواجہ سٹور صدر کراچی
■ خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد ■ سید رڈیونانی دواخانہ گھنٹہ گھر پشاور
مشورہ کے لیے ڈاکٹر عبدالرؤف ندیم 0333-6243065
VP منگوانے کے لیے: 0334-0700800
قیمت 1500

اولاد کی تربیت اسلامی خطوط پر کریں

انٹرویو: سیدہ عظمیٰ بخاری ایڈووکیٹ۔ کراچی

اقراء روضۃ الاطفال حفاظ گرلز اسکول کی
ڈائریکٹریس محترمہ زاہدہ مزمل
(بڑی باجی) سے خواتین کا اسلام کی گفتگو

کسی بھی قوم کے عروج وزوال کی بنیاد تعلیم وتربیت ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، گو یہ فرضیت احکام شریعت کے جاننے سے متعلق ہے کہ ہر مسلمان کو 24 گھنٹوں میں ہر موقع اور ہر حال میں اللہ کا وہ حکم معلوم ہوجائے جو اس خاص موقع پر اس کی طرف متوجہ ہے، لیکن فرضِ کفایہ کے طور پر عصری تقاضوں کے مطابق دنیاوی تعلیم بھی ایک اہم ضرورت ہے۔ ہمارے سامنے کئی عصری تعلیمی ادارے ہیں لیکن اکثر میں تربیت کا فقدان ہے۔ لارڈ میکالے کا فرسودہ نظامِ تعلیم ہمارے بچوں کو دین ومذہب اور اپنی اقدار سے دور کررہا ہے جس کے لیے سنجیدہ حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لادینیت کے عفریت کا ہدف خاص ہمارے بچے اور نظامِ تعلیم ہے۔ جو ہمارا دینی تشخص ختم کرکے ہمیں لادین بنانا چاہتا ہے، اس تندوتیز کالی آندھی میں اقرأ نظامِ تعلیم (اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ) ہمارے لیے امید کا چراغ ہے جو اس لادینیت کی تاریکی کو منور کررہا ہے۔ ہم آج خواتین کا اسلام کی قاریات کے لیے اقرأ نظامِ تعلیم کی ڈائریکٹریس ہردل عزیز محترمہ زاہدہ مزمل صاحبہ المعروف بڑی باجی سے کیا گیا تبادلۂ خیال پیش کررہے ہیں کہ انہوں نے عصری تعلیم کے چیلنجز سے نمٹتے ہوئے اسے کس طرح سے دینی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا اور کیسے ایک ماں کی سی شفقت اور دل سوزی وجانفشانی کے ساتھ اس چمن کی آبیاری کی!

۱۔ باجی! سب سے پہلے تو کچھ اپنے بارے میں بتائیے۔ پاکستان کے کس علاقے سے تعلق ہے؟

جواب: اصلاً تو میرے آباؤ اجداد کا تعلق سمرقند سے تھا پھر پاکستان کے شہر پشاور میں آباد ہوگئے، لہٰذا میرا تعلق پشاور سے ہے لیکن میری جائے پیدائش کراچی ہے کیونکہ میری پیدائش سے قبل میرے والدین کراچی منتقل ہوگئے تھے۔

۲۔ تعلیم کہاں تک حاصل کی اور کن اداروں سے حاصل کی؟

جواب: میں نے میٹرک عائشہ باوانی اسکول اور گریجویشن (P.E.C.H.S) کالج سے کیا ہے اور پھر مکۃ المکرمۃ میں جامعۃ أم القریٰ سے شعبہ معہد اللغۃ العربیۃ سے ادھوری تعلیم حاصل کی (بیماری کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکی)۔

۳۔ یہ ادارہ کب قائم ہوا، بانی کون تھے، سرپرست کون رہے اور ہیں؟

جواب: یہ ادارہ 4 اپریل 1984ء میں بمطابق ۳ رجب ۱۴۰۴ھ میں قائم ہوا۔ بانیانِ کرام میں مفتی محمد جمیل خان شہید، مُفتی خالد محمود صاحب دامت برکاتہم اور مُفتی مزمل حُسین کپاڈیا صاحب دامت برکاتہم اور اس ادارے کے سب سے پہلے سرپرست مُفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسین ٹونکی رحمہ اللہ تھے۔ اُن کے وصال کے بعد حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید سرپرست رہے اور اُن کی شہادت کے بعد حضرت سید نفیس شاہ الحسینی رحمہ اللہ رہے اور اُن کے وصال کے بعد اب مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم امیر مرکزیہ مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان موجودہ سرپرست ہیں۔

۴۔ عصری تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے باوجود اس طرح کا ادارہ قائم کرنے کا خیال کیسے آیا؟

جواب: میں نے تعلیم تو عصری تعلیمی اداروں سے حاصل کی ہے، البتہ میرے والد صاحب کا اصلاحی تعلق مُفتی محمد حسن صاحب بانی جامعہ اشرفیہ لاہور اور حضرت مولانا فقیر محمد صاحب خلیفہ مجاز مولانا حضرت اشرف علی صاحب تھانوی صاحب رحمہ اللہ سے تھا۔ اسی وجہ سے ہمارے گھر کا ماحول کافی حد تک دین دار تھا جس کے اثرات ہم سب میں بھی آئے اور پھر میرے بھائی مُفتی محمد جمیل خان شہید رحمہ اللہ ہمارے گھر کیا، پورے خاندان میں پہلے حافظ قرآن اور عالم دین تھے۔ ان کے اور اُن کے رفقاء کار کے ذہنوں میں ایک سوچ آئی کہ کیوں نہ ہم ایک ایسا ادارہ قائم کریں کہ جو دینی ودُنیاوی تعلیم کا حسین امتزاج ہو، لہٰذا جب اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کی بنیاد رکھی گئی تو دینی تعلیم کے لیے ان کے پاس انتظام تھا، لیکن چونکہ اتنے چھوٹے بچوں کو تو کوئی خاتون ہی پڑھا سکتی ہے، لہٰذا مُفتی محمد جمیل خان شہید نے مجھ سے کہا کہ تم نے شعبۂ روضہ کو دیکھنا ہے تو میں بہت پریشان ہوگئی کہ مجھے تو کوئی تجربہ ہی نہیں ہے، میں اتنے چھوٹے بچوں کو کیسے پڑھاؤں گی؟! انہی سوچوں اور پریشانیوں میں اللہ کے بھروسہ پر کام شروع کردیا تو اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کی دُعاؤں اور مفتی محمد جمیل خان شہید اور ان کے رفقاء کاروں کے اخلاص اور دین کی محبت سے اس کام کو اتنا بڑھایا کہ الحمدللہ 18 بچوں سے شروع ہونے والا ادارہ جس میں شعبۂ روضہ و شعبۂ حفظ ایک بنیادی اہمیت رکھتے تھے، اب پورے ملک اور شمالی علاقہ جات میں دین کی خدمت کررہا ہے۔

۵۔ ادارے کی شروعات کس نام سے ہوئی اور اس کے اغراض ومقاصد کیا تھے؟ اور کتنے بچوں سے ابتداء ہوئی اور اب کتنے طالب علم ہیں؟

جواب: 4 اپریل 1984ء بمطابق ۳ رجب ۱۴۰۴ھ بروز بدھ اقرأ روضۃ الاطفال (ٹرسٹ) کے نام سے بدست عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ افتتاح ہوا۔ شروع میں 18 بچے تھے اور اب پورے پاکستان میں 70 ہزار سے زاید طلباء وطالبات مختلف شعبوں میں زیرِ تعلیم ہیں۔

اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے اغراض ومقاصد:

حفظِ قرآن کی دولت تمام مسلمان گھرانوں تک پہنچانا اور اخلاق واعمال کی اصلاح کے ساتھ ساتھ حافظ قرآن بچوں اور بچیوں کے لیے عصری تعلیم اور دینی تعلیم کا معیاری انتظام کرنا۔

۱۔ ہر مسلمان گھرانے میں حفاظ کرام کے وجود کو یقینی بنانا۔
۲۔ طالب علم کو اسلامی ماحول سے متعارف کروانا۔
۳۔ بچوں کی ذہنی نشوونما اور عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے اس طرح کا نصاب تشکیل

دینا جس کے ذریعے ان مستقبل کے حفاظِ قرآن کی ذہنی وجسمانی صلاحیتوں اور مہارتوں کو پروان چڑھایا جاسکے۔

۴۔ فردِ واحد (متعلم اقراء) کے ذریعے گھر اور نتیجتاً معاشرے کو اسلامی طرز میں ڈھالنا۔

۵۔ ہر طالب علم کو مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی قدروں سے مانوس ومتعارف کرواتے ہوئے ایک سچا مسلمان بننے کی ترغیب دینا۔

۶۔ عربی، اُردو اور انگریزی زبانوں کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تینوں زبانوں سے متعلمین کو مانوس کروانا۔

۶۔ اَب جب کہ اقرأ روضۃ الاطفال (ٹرسٹ) پھل پھول کر ایک شجر سایہ دار پھل دار بن چکا ہے اور طالبات اور طالب علموں کی شاندار کامیابیوں پر یقیناً آپ خوش ہوں گی، ان کامیابیوں کو کس کے نام منسوب کریں گی؟ اور اب شعبہ روضہ وشعبہ حفظ کی کتنی شاخیں کام کر رہی ہیں؟

جواب: الحمد للہ (دو کونپلوں) یعنی شعبہ رُوضہ اور شعبہ حفظ سے شروع ہونے والا ادارہ اکابرین اور بزرگوں کی دُعاؤں سے اب ایک تناور درخت بن کر پورے ملک میں اپنی شاخوں سے روشنی کی کرنیں بکھیر رہا ہے۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ان طلباء وطالبات کی کامیابی کی خبر جس حوالے سے بھی ملتی ہے تو جسم کا رُواں رُواں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر شکر بجالاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تا قیامت اس ادارے کو بہترین کامیابیاں ملیں اور پوری دنیا میں اس کی شاخیں پھیلیں۔ اقراء کی کامیابیوں کا سہرا میں اقراء کے مدرسین معلمات وانتظامیہ اور شہیدِ ختم نبوت مفتی محمد جمیل خان شہید اور اُن کے رفقاء کار جو دن رات اس ادارے کی آبیاری میں مصروف ہیں، کے سر باندھتی ہوں۔ اس وقت پورے ملک میں اقراء کی 170 رشاخیں کام کر رہی ہیں۔

۷۔ آپ کے ہاں امتحانات کے لیے کیا طریقہ کار رائج ہے؟

جواب: امتحانات کسی بھی نظام تعلیم کا لازمی جُز ہیں، نظام تعلیم اور نظام امتحانات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کسی بھی نظام تعلیم میں تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کے لیے اس کے عناصر اربعہ یعنی نصاب، اُستاد، طالب علم اور تعلیمی ادارے کی سرگرمیوں کو بہتر منصوبہ بندی (Planning) کے ذریعہ آپس میں مربوط کر دیا جائے تو سال بھر میں تعلیمی عمل معیاری انداز میں اپنی تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ تعلیمی ادارے کا تدریسی عمل ان چاروں عناصر کی سرگرمیوں کا نقطۂ آغاز ہے تو امتحان ان کا نقطۂ اختتام ہے۔

جہاں تک شعبۂ روضہ کا تعلق ہے، اس میں دو امتحانات لیے جاتے ہیں جن میں عربی، اسلامیات، اخلاقیات، اُردو اور انگریزی کے مضامین شامل ہیں۔ شعبۂ قاعدہ میں سال میں تین امتحانات ہوتے ہیں، اسی طرح شعبۂ حفظ میں بھی تین امتحانات لیے جاتے ہیں جس کی تحریری رپورٹ والدین کو دی جاتی ہے، اس کے علاوہ ماہانہ بنیاد پر جائزے بھی ہوتے ہیں۔

جہاں تک اقرأ حفاظ اسکول میں امتحانات کے طریقۂ کار کا تعلق ہے تو اقرأ حفاظ اسکول نے دینی مدارس کے طرز پر قبل از درس مطالعہ اور بعد از درس تکرار کو ایک منظم شکل میں نظام جانچ اور طریقہ امتحان میں شمار کرتے ہوئے اسے جماعتی مظاہرہ (class Presentation) کا نام دیا جس میں طالب علم/ طالبہ سابقہ دن کا سبق پوری جماعت کو اگلے دن پیریڈ کے شروع میں پڑھاتے ہیں، یہ سلسلہ پورے تعلیمی سال پر محیط ہوتا ہے اور اس پر نمبرات بھی دیئے جاتے ہیں، اسی طرح طالبعلم/ طالبہ کو جو تحریری مضمون اور مختلف پروجیکٹس دیئے جاتے ہیں ان کو بھی تفویض کار (Assignment) کے نام سے منسوب کر کے اس پر بھی نمبرات رکھے گئے اور اس کے علاوہ کچھ (TermTest) اور امتحانات بھی۔

اقرأ حفاظ اسکول کے اس نظامِ طریقہ امتحان سے صرف سالانہ امتحانات نتائج کی بنیاد ہی پر طلباء وطالبات کی تعلیمی وتحصیلی قسمت کا فیصلہ نہیں کیا جاتا اور طلباء کے عمل تعلیم کی جانچ اور تشخیص صرف کمرۂ امتحان تک محدود نہیں رہتی، بلکہ اس سے آگے کی دنیا تک پھیل جاتی ہے اور طلبہ میں امتحان کے خوف کو ختم کر کے ایسی صلاحیتیں پیدا کی جاتی ہیں کہ علمی جستجو کا شوق اُجاگر ہو اور قابلیت، استعداد، محنت اور جدوجہد کا ایسا طریقہ وجود میں آئے کہ طلبا وطالبات رغبت سے تعلیمی دورانیہ میں انہماک سے تعلیم وتعلم میں مشغول رہیں۔

پورے تعلیمی سال میں دو تعلیمی میقات (Terms) ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک تعلیمی سال میں دو مرتبہ امتحان لیا جاتا ہے جو کہ پہلا میقاتی امتحان (1st Term Exam) دوسرا میقاتی امتحان (2nd Term Exam) کہلاتا ہے۔ پہلے تعلیمی میقات (1st Term) میں ہر مضمون کے مقرر کردہ نشانات 35 ہیں۔ جس میں سے 30 نشانات امتحانی پرچہ کے ہوتے ہیں اور بقیہ 5 نشانات C.P اور H.w کے ہوتے ہیں۔

جبکہ دوسرے تعلیمی میقات میں ہر مضمون کے لیے مختص نشانات 65 ہوتے ہیں۔ امتحانی پرچہ کے 60 نشانات اور بقیہ 5 نشانات C.P اور H.w کے ہوتے ہیں۔

۸۔ اقرأ ایجوکیشن کے تحت جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس کے لیے کن کتابوں سے مدد لی جاتی ہے؟ کیا ادارہ کا اپنا بھی کوئی نصاب ہے؟

جواب: جہاں تک اسکول کی نصابی کتابوں کا تعلق ہے۔ اقرأ ایجوکیشن سسٹم نے شعبہ اسکول کے لیے بطور خاص نصابی کُتب مرتب کیں، چنانچہ اب تک اسلامیات، اُردو، انگریزی، ڈرائنگ، عربی، ریاضی، خطاطی اور کمپیوٹر کے سلسلہ میں ادارے کی اپنی کتب شایع ہوچکی ہیں اور یہ کتب نہ صرف اقرأ حفاظ اسکول (P-VI) کے نصاب میں شامل ہیں بلکہ اسی طرز کے بعض دوسرے اسکولز بھی اس سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔

بالکل اسی طرح شعبۂ روضہ اور شعبۂ قاعدہ میں پڑھائی جانے والی تمام کتب اور شعبۂ حفظ میں پڑھائی جانے والی اسلامیات کی نصابی کتب بھی اقرأ کی اپنی مرتب کردہ ہیں۔ اقراء کی مرتب کردہ کتابوں اور اس کے علاوہ وہ کتب جو حکومت کے تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ ہیں اور کچھ نجی طباعتی اداروں کی اپنی کتب سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے جو اقرأ کے مقاصدِ تعلیم سے کسی حد تک ہم آہنگ ہوں۔

۹۔ تعلیم کے علاوہ تربیت، شخصیت سازی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے لیے کیا نظم وترتیب ہے؟

جواب: ہم نصابی سرگرمیاں (Co-curricular Activities) اُن مشاغل ومصروفیات کو کہا جاتا ہے جن میں طلبہ عملی حصہ لے کر اپنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کر سکیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ طلبہ کو نصابی کُتب میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں اُن ہی مضامین سے متعلقہ مباحث کچھ ایسی عملی سرگرمیوں کے ذریعہ پیش کی جاتی ہیں کہ اس میں شریک ہوکر طلبہ کو اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے نصابی علم کے ساتھ ساتھ تربیت کے تقاضے بھی پورے ہوتے ہیں۔ اسلامی نظامِ تعلیم میں ہم نصابی سرگرمیوں کا ماحول اس کے پیش کرنے کا انداز اور پھر اس سرگرمی میں پیش کیا جانے والا مواد ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کے مسلمہ تہذیبی اقدار وثقافت سے متصادم نہ ہو۔

ہم نصابی سرگرمیوں میں مختلف تقریری مقابلے، مباحثے، ذہنی آزمائش کے پروگرام، مقابلۂ بیت بازی، سائنسی ماڈلز کی نمائش، مختلف قسم کے پروجیکٹس کی تیاری، اصلاحی اور مزاحیہ خاکے، مکالمے اور مختلف قسم کے کھیلوں کے مقابلے شامل ہوتے ہیں۔ کسی بھی تعلیمی ادارے میں ہم نصابی سرگرمیاں اس بات کی عکاس ہوتی ہیں کہ یہ تعلیمی ادارہ معاشرہ میں کس قسم کی اقدار پروان چڑھانا چاہتا ہے۔ معذرت کے ساتھ ہمارے مغربی طرز کے دنیوی تعلیمی اداروں نے جہاں تعلیمی نظام میں لارڈ میکالے کے ساتھ مکمل وفاداری کا مظاہرہ کیا، وہاں تعلیمی اداروں کی ہم نصابی سرگرمیوں کی تقریبات میں بھی یورپ سے درآمد شدہ بیہودہ سے بیہودہ قسم کی سرگرمیوں کو لفظ ''کلچر'' کے لفافے میں لپیٹ کر ہم نصابی سرگرمیوں کا نام دیا گیا اور ظلم یہ ہے کہ اب اسلامی جمہوریہ پاکستان سے ناچنے اور گانے والوں کا گروپ اس ملک کا نمائندہ بن کر ''ثقافتی طائفہ'' کا نام سے بیرونِ ملک جاتا ہے۔ اس لفظ "کلچر" اور ہم نصابی سرگرمیوں کو تعلیمی اداروں کے نوخیز ذہنوں میں اب صرف ڈانس اور گانے کے مقابلے، فیشن شوز، ڈریس شوز، بے ہودہ قسم کے ٹیبلو، ورائٹی پروگراموں اور مخلوط محافل اور تقریبات تک محدود کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ اسلام کے ساتھ مذاق نہیں کہ ہم نصابی سرگرمی کی تقریب کا آغاز مقابلہ حسن قرأت اور حُسن نعت سے ہوتا ہے اور اس کا اختتام ناچ گانے کے مقابلوں پر ہوتا ہے۔

اقراء حفاظ اسکول نے اپنے طلبہ میں ہم نصابی سرگرمیوں کو فروغ دیا ہے لیکن "مغربی کلچر" کی طرز پر نہیں بلکہ اسلامی ثقافت (جو کہ ہماری قومی ثقافت بھی ہے) کی طرز پر۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف مناسبتوں کے حوالے سے مختلف نوعیت کے مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں، مثلاً رمضان المبارک میں مقابلہ حفظ قرآن وحسن قرات، ربیع الاوّل کے مہینے میں سیرت کوئز، مقابلہ حسنِ نعت اور سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے تقریری مقابلے، اگست کے مہینے میں یومِ آزادی کے حوالے سے پاکستان سے متعلق کسی موضوع پر تقریری مقابلہ، ۶ ستمبر کو دفاعِ پاکستان و جہاد کی مناسبت سے تقریری اور جہادی نظموں کا مقابلہ، ۷ ستمبر کو یومِ ختمِ نبوت اور ردِقادنیت کے حوالے سے تقریری مقابلہ جس میں تحریکِ ختمِ نبوت کے حوالے سے کوئز پروگرام بھی ہوتا ہے۔ نیز مختلف مواقع پر مقابلہ بیت بازی بھی منعقد کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ میں ادبی رجحان بھی پروان چڑھ سکے۔ ان تمام ہم نصابی سرگرمیوں میں اقرأ حفاظ اسکول کے حوالے سے جہاں اسلامی اقدار کی پاسداری ایک نمایاں پہلو ہے، اسی طرح ان کی یہ انفرادیت بھی ہے کہ یہ تمام مقابلے اُردو، عربی اور انگریزی تینوں زبانوں میں ہوتے ہیں۔ اسی طرح اقرأ حفاظ اسکول میں ایک اور منفرد کوئز پروگرام ہوتا ہے، جسے سہ زبانی کوئز (Trilingual Quiz) کہا جاتا ہے، اس میں تینوں زبانوں کی گرامر، قواعد اور ذخیرۂ الفاظ اور زبان کی دیگر مہارتوں کے حوالے سے سوالات کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اقرأ میں تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں اور علمائے کرام کے بیانات کے ذریعے طلباء وطالبات اور ساتھ میں مدرسین کی بھی شخصیت سازی اور ذہن سازی کی جاتی ہے۔

۱۰۔ آج کل کے مروج تعلیمی اداروں اور اقرأ نظام تعلیم (اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ) میں کیا فرق ہے؟ اور کیا اقرأ نظام تعلیم کا نصاب ہماری دینی، قومی وملی تربیت کے لیے تجویز کیا جاسکتا ہے؟

جواب: سب سے بڑا فرق تو یہی ہے کہ اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ سے لے کر اقرأ حفاظ ڈگری کالج تک تمام طلباء وطالبات حافظِ قرآن ہیں۔ آج جب ہم دورِ حاضر کے نظامِ تعلیم کا مشاہدہ کرتے ہیں تو وہ یکسر غیروں کی تقلید کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ خاص کر مخلوط تعلیمی نظام نے ہماری نسل کو اخلاقی پستی اور بے راہ روی کا شکار کر دیا ہے۔ آج کل جو مروج نصاب ہے وہ زیادہ تر دوسرے ممالک کا بنا ہوا ہوتا ہے جیسے کہ اسکولوں میں آکسفورڈ کی کتابیں استعمال کی جاتی ہیں تو ظاہر ہے وہ ان کے ماحول ملک اور مذہب کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہوتی ہیں، یہ کتابیں اسلام کے عقائد، نظریات اور اُصولوں پر پوری نہیں اُترتیں اور اس میں بچوں کو قوم وملت سے محبت کرنا نہیں سکھایا جاتا، جبکہ الحمدللہ اقرأ نظامِ تعلیم کی تمام نصابی کتب اسلام کے اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائی گئی ہیں اور اُس میں قوم وملت کی محبت کو اُجاگر کیا گیا ہے، اس لیے اس نظامِ تعلیم کو ہماری دینی، قومی ملی تربیت کے لیے تجویز کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ مستقبل کے لیے آپ کے کیا عزائم وارادے ہیں؟

جواب: اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ جب شروع ہوا تھا تو اس میں صرف شعبہ روضہ اور شعبہ حفظ تھا، مگر اب الحمدللہ مختلف شعبوں کے ساتھ اقرأ حفاظ ڈگری کالج تک پہنچ گیا ہے۔ آگے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اقرأ کی ایک اقرأ حفاظ یونیورسٹی قائم ہو جس میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے تمام شعبہ جات قائم ہوں (آمین یارب العلمین)۔

۱۲۔ خواتین کا اسلام کے ذریعے بنات اسلام کو کوئی پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب: میں یہ پیغام دینا چاہوں گی کہ ہم ایک اچھے مسلمان بنیں اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی کریم ﷺ کی سیرت پر چلیں۔ خواتین اور اُن ماؤں سے کہوں گی کہ اپنی اُولاد کی تربیت اسلامی خطوط پر کریں، دُنیا کے پیچھے نہ بھاگیں بلکہ دین کو مشعلِ راہ بنائیں، دُنیا خود پیچھے آئے گی۔ اپنی آخرت کی فکر کریں اور اپنی اُولاد کو اپنے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔

رسمِ وفا

17

مناجیہ جبیں

"اچھا تو یہ وجہ ہے انکار کی۔" آسیہ نے گہرا سانس لیا۔ "اور اگر میں کہوں کہ یہ سب ان کی مرضی سے ہو رہا ہے تو؟" آسیہ نے اسے جانچا۔

"پھر بھی غلط ہو رہا ہے۔ آسیہ تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتیں، میں نے تو ابھی پاؤں پاؤں چلنا سیکھا ہے، پردہ میں نے ابھی ایہاب کے انتقال کے بعد شروع کیا، ابھی تو غفلت کی پٹی اتری ہے میری آنکھوں سے، میں کسی کو دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتی۔" وہ رو رہی تھی۔

"ابیہ! ہر انسان کی زندگی میں ایک لمحہ آگہی کا آتا ہے جس میں وہ خود کو پہچان لیتا ہے، تم پر اگر وہ لمحہ آ گیا تو تم اللہ کی ناشکری کیوں کر رہی ہو؟"

"میں ناشکری نہیں کر رہی مگر میں ایک اچھے انسان کو دھوکا نہیں دینا چاہتی، میرے ماضی کے بارے میں تم کچھ نہیں جانتیں، اس کی حقیقت سے تم بے خبر ہو، اس میری حقیقی بیٹی نہیں ہے آسیہ......" وہ آنسوؤں کے درمیان بولتی رہی، گو کہ آسیہ سب جان گئی تھی مگر اس نے بولنے دیا تا کہ اس کے دل کا غبار چھٹ جائے۔

تقریباً دو ڈھائی گھنٹے بعد انہوں نے ابیہ کے والدین سے اجازت چاہی تو چلتے وقت معیز نے ہمدانی صاحب سے کہا۔

"ایک بات عرض کر دوں اور یہ بات ریان نے خصوصاً آپ کے لیے کہی ہے کہ اس نے ابیہ کی کسی قسم کی جائیداد وغیرہ کی ذمہ داری اٹھانے سے معذرت کی ہے۔ وہ خوددار لڑکا ہے، دوسری کی بیساکھیاں استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ وہ اپنی بیوی کو اپنے زورِ بازو سے حاصل کیے گئے لقمے کھلانے کا خواہش مند ہے۔"

یہ کہہ کر معیز نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھا دیا اور ایک چھوٹی سے خلش جو ہمدانی صاحب کے دل میں آئی تھی کہ وہ کہیں ابیہ سے ملنے والی دولت کے حصول کے لیے شارٹ کٹ تو اختیار نہیں کر رہا، دور ہو گئی۔ ان کا دل اطمینان سے بھر گیا۔

☆

"یار ایک بات مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی۔" ریان سوچتے ہوئے بولا۔

"کیا؟" معیز نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"دولہے کو لوگ گھوڑی پہ کیوں چڑھاتے ہیں؟"

"تا کہ اسے مخالف جنس کو لگام ڈالنے کا ڈھنگ آ جائے کہ کس طرح بیگم کی لگامیں کھینچ کر رکھنی ہیں۔" معیز اطمینان سے بولا۔

"واہ یار! تُو تو بہت عقلمند ہو گیا۔" ریان نے رشک کیا۔

"تب ہی تو کہتا ہوں، تو بھی کر لے شادی، نہ ہو جائے ساری عقل چوپٹ تو کہنا۔"

"گویا آپ عقل کے سارے گھوڑے آئی ایم ایف کو بیچ چکے ہیں؟"

"بالکل۔" معیز کا اعتراف بے ساختہ تھا۔

"اور بدلے میں کیا پایا؟" ریان نے حساب سود و زیاں کیا۔

"ایک عدد بچی۔" معیز نے فاتحانہ لہجے میں رابعہ کی طرف اشارہ کیا۔ "اور تجھے تو بچی بھی بیگم کے ساتھ مل رہی ہے۔" معیز نے چھیڑا۔

"یعنی محترمہ مان گئیں؟" ریان نے پوچھا۔

"کہاں جی ہماری 'بے غم' اپنے سارے غم ہمارے سر ڈال کر سارے جہاں کا درد اپنے جگر میں پال رہی ہیں۔" معیز کے لہجے میں مسکینیت تھی۔

"نہ ماننے کی وجہ؟" اس نے بھنویں اچکائیں۔

تیرا چھرا چھانٹ ہونا۔" معیز نے اسے تفصیل بتانا شروع کی جو اسے روزانہ رات دس بجے آسیہ کے خبرنامے سے پتا چلتی تھی۔ (جاری ہے)

اولادِ نرینہ کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں کامیاب علاج

تحریر: طارق اسماعیل بُھٹہ
(تحصیل رپورٹر کوٹ ادو)

اولادِ نرینہ کا حصول ہر انسان کی فطری خواہش ہوتی ہے اگرچہ بیٹی بھی رحمت ہے لیکن یہ بات بھی حقیقت ہے کہ بیٹا اللہ تعالیٰ کی جانب سے نعمت ہوتا ہے اس لیے ہر انسان رحمت کے ساتھ ساتھ نعمت کے حصول کی کوشش کرنے میں بھی حق بجانب ہوتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نسل بیٹے سے چلتی ہے اس لیے اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹری اور حکیموں کا علاج بھی اولادِ نرینہ کے حصول کیلئے کارگر ثابت ہو سکتا ہے لیکن قرآن وسنت کی روشنی میں اولادِ نرینہ کے حصول کیلئے علاج موجود ہے تو پھر اس سے ہر انسان کو فائدہ ضرور اٹھانا چاہیے۔ اولادِ نرینہ کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں کوٹ ادو کے معروف عالم دین خطیب اور امام مسجد مولانا محمد شفیع صاحب رابطہ نمبر 0331-6002834 جی ٹی روڈ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ گزشتہ تقریباً 28 سال سے کامیاب علاج کر رہے ہیں، مولانا محمد شفیع کا قرآن وسنت کی روشنی میں اولادِ نرینہ کیلئے طریقہ علاج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بالکل کامیاب ہے، بلا مبالغہ ان کے طریقہ علاج کی بدولت سینکڑوں لوگ اولادِ نرینہ کی نعمت سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ مولانا کا کہنا ہے کہ اس طریقہ علاج کا فارمولا چونکہ قرآن وسنت سے مستنبط ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکمل کامیاب ہے۔ اولادِ نرینہ کا نہ ہونا بھی ایک مسئلہ اور تکلیف ہے اور جو تکلیف اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے اس کا علاج بھی اتارا ہے، اس چیز کو مدِ نظر رکھ کر بزرگانِ دین نے وہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے اولادِ نرینہ کیلئے مقرر فرمائے ہیں انہیں قرآن وسنت سے اخذ فرما کر یہ طریقہ علاج دریافت کیا ہے۔ مولانا محمد شفیع کا کہنا ہے کہ اس طریقہ علاج سے مستفید ہونے کیلئے قبل از وقت رابطہ کرنا ضروری ہے یہ علاج ان لوگوں کیلئے ہے جن کی مسلسل بیٹیاں ہوں یا بچے زندہ نہ رہتے ہوں یا بچے کسی بیماری میں مبتلا ہو کر یا معذور پیدا ہوتے ہوں۔ اس طریقہ علاج سے فیض یابی حاصل کرنے والوں میں تمام مکاتبِ فکر کے لوگ بشمول علماء ملک کے بڑے بڑے شہروں میں موجود ہیں۔ مولانا سے علاج کرانے والوں میں سے چند افراد سے ہم نے رابطہ کر کے پوچھا تو کوٹ ادو کے قاری منیر احمد نے بتایا کہ ان کے ہاں بیٹیاں تندرست پیدا ہوئیں لیکن جو بیٹے پیدا ہوتے وہ معذور ہوتے۔ ایک بیٹے کو دل میں سوراخ، دوسرے کے سر میں پرابلم تھا۔ لاہور تک ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر دونوں بچے فوت ہو گئے۔ بہت پریشانی تھی، مولانا محمد شفیع سے علاج کرایا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے 18 مارچ 2013ء کو تندرست بیٹا عطا فرمایا ہے۔ او جی ڈی سی ایل کوٹ ادو میں تعینات ایک آفیسر اعجاز احمد نے بتایا کہ ہمارے ہاں 4 بیٹیاں ہیں۔ سب بڑے آپریشن سے پیدا ہوئیں، صرف ایک چانس بقایا تھا اولادِ نرینہ کیلئے بہت پریشان تھے، روزنامہ "اسلام" کے ذریعے مولانا محمد شفیع کے علاج کے بارے میں پتہ چلا، ان سے علاج کرایا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ڈاکٹرز نے الٹراساؤنڈ کے بعد بیٹے کی خوشخبری دی ہے اسی طرح زیرِ علاج حبیب اللہ نے بتایا کہ ہمارے ہاں سات بیٹیاں ہیں اسی دوران 3 مرتبہ بیٹے ہوئے جو سب فوت ہو گئے۔ روزنامہ "اسلام" کے ذریعے معلوم ہونے پر مولانا شفیع سے اس مرتبہ علاج کرایا ہے جو الحمدللہ کامیاب ہوا۔ کہیکو کے چودھری انوار الحق نے بتایا کہ ہم نے دو مرتبہ مولانا محمد شفیع سے اولادِ نرینہ کیلئے علاج حاصل کیا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے دونوں مرتبہ تندرست اولادِ نرینہ سے نوازا ہے۔ رضوان بشیر نے بتایا کہ میرے گھر میجر آپریشن سے 3 بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اولادِ نرینہ کیلئے بہت پریشان تھے۔ مولانا محمد شفیع کے علاج کا سن کر رابطہ کیا اور ان سے علاج کرایا۔ اللہ تعالیٰ نے دسمبر 2012ء کو تندرست بیٹا عطا کیا۔ چودھری انوار الحق نے بتایا کہ 6 جون 2010ء کو پریس کلب ملتان میں، میں خود بھی موجود تھا جہاں پر مولانا محمد شفیع صاحب نے چند لوگ میڈیا کے سامنے پیش کرائے جو ان کے زیرِ علاج تھے اور علاج بھی ابتدائی مراحل میں تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان سب لوگوں کو اولادِ نرینہ سے نوازا تھا جنہوں نے 10 فروری 2011ء کو پریس کلب ملتان میں جا کر اس بات کی گواہی بھی دی تھی۔ ہمارا مقصد بھی صرف یہ ہے کہ اولادِ نرینہ جیسی نعمت کے حصول کیلئے پریشان لوگوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں علاج کرنے والے مولانا محمد شفیع رابطہ نمبر 0331-6002834 کے بارے میں آگاہ کریں تا کہ وہ یہ علاج حاصل کر کے اولادِ نرینہ کی نعمت سے سرشار ہو سکیں، مولانا صاحب سے مستفید ہونے کیلئے ضرورت مندوں کو انٹرنیٹ پر دی گئی تفصیلات کو معلوم کر لینا بھی بہتر ہوتا ہے جس کا ایڈریس ہے۔

www.facebook.com/maleprogenythroughquran

ماسی کا مُرغا

سارہ الیاس۔ ڈیرہ غازی خان

''ککڑووو.....کوں ں ں.....ککڑکوں ں ں'' آج ماسی کا لاڈلا میرے ہی کان میں اذان دے رہا تھا (اگر چہ میں تو مولود نہیں ہوں)۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور اپنے سرہانے بیٹھی اس کالی بلا کو پرے دھکیل کر آسمان کی طرف دیکھا، جو اس کے پروں سے بھی زیادہ کالا تھا۔ باقی تینوں چارپائیوں پر بھی ہل چل کے آثار نظر آرہے تھے اور رہی ماسی وہ تو 'ککڑ دی بانگ' نامی اپنے اس خاندانی الارم کو سن کر یوں یک دم جاگتی تھی جیسے یہ اس کی حیاتیاتی گھڑی کے لیے محرک ہو۔

''چلو بچو اٹھ جاؤ! سورج نکلنے والا ہے۔ آج میں تم لوگوں کے لیے مکھن والے پراٹھے، دیسی انڈے، دودھ پتی اور اچار کا ناشتہ بناتی ہوں، چلو تم چاروں نماز پڑھ کر صبح کی سیر کو جاؤ، تب تک ماسی تمہارا ناشتہ بناتی ہے۔''

مرغ کی بانگ سے جو کسر رہ گئی ہوتی وہ ماسی بول بول کر پورا کر دیتی تھی۔ مرتے کیا نہ کرتے کے انداز میں ہم تینوں بستروں سے باہر نکل آئے۔ نماز پڑھ کر 'سیر' کے لیے سامنے موجود میدان کے بیچوں بیچ کھڑے درخت کو 'ٹیل' لگا کر سوگئے۔ حسب معمول ہم تینوں نے ایک ہی خواب دیکھا تھا، یعنی ماسی کا لاڈلا ہمارے ہاتھوں ذبح ہو رہا تھا! اسکول جانے والے بچے جب یہاں سے اٹھکیلیاں کرتے گزرتے تو ہماری آنکھ کھل جاتی۔

سال بھر پہلے تو ہم اس مرغے سے بھی زیادہ سحر خیز تھے مگر جب سے پڑھنے کے سلسلے میں ہاسٹل میں مقیم ہوئے تھے تو یہ عادت الو کی عادت سے بدل گئی تھی یعنی

شب جاگے تھے بہت 'صبح ہوئی آرام کیا

اور ماسی کی کہانی یہ ہے کہ بیوہ اور بے اولاد ہونے کے سبب تنہا تھیں، چناں چہ ہم لوگ رات کو ان کے صحن میں چارپائیاں لگا کر سو جاتے اور صبح وہ تگڑا ناشتہ کروا کر ہمیں واپس بھیجتی تھیں۔ بچپن میں ان کی سنائی کہانیوں کا لالچ اور اب ناشتے کا۔ ہماری غیر موجودگی میں کچھ اور بچوں نے یہ ذمہ داری سنبھال لی تھی، مگر جب چھٹیوں پر ہم گھر آتے تو یہ کام ہم ہی سرانجام دیتے۔

اکبر واپسی پر کچھ زیادہ ہی غصے میں تھا۔ ''اب یا تو میں رہوں گا یا وہ کالا مرغا۔''

''ایسی باتیں نہ کر اکبرے، تیرے بغیر ہم کیا کریں گے؟'' اکرم نے بڑی بی کے سے انداز میں کہا تو وہ چڑ گیا۔

''اوئے کم بختو! اس مرغ کو ذبح کرنے کی کوئی ترکیب سوچو جس دن اس کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں گے، اسی دن دل میں ٹھنڈ پڑے گی ٹھنڈ ہاں۔''

''ٹھنڈ کے مارے! ماسی اس کو اپنے بیٹے کے قائم مقام سمجھتی ہے، اتنا سا لے کر پالا تھا اس نے؟ ماسی ہمیں ذبح کروا دے گی۔'' سلیم مذاق اڑانے والے انداز میں بولا۔

''ماسی کو بتائے گا کون؟ دوپہر کو جب ماسی سوتی ہے، اس وقت کارروائی کریں گے۔ ایسا کرتے ہیں کہ شیدے تنور والے کو ساتھ ملا لیتے ہیں، وہ بھنوا لائے گا، اصیل مرغ ہے چار ساڑھے چار کلو گوشت تو نکلے گا ہی۔''

یہ میرے دماغ کی اسکیم تھی جس میں انہیں کوئی سقم نظر نہ آیا اور متفقہ طور پر یہ 'قرارداد' منظور ہوگئی (اگرچہ شیدے تنور والے کے پاس ابھی ویٹو کا حق تھا)۔ ناشتے کا حق ادا کرنے کے بعد ہم اپنے گھروں کو چل دیے۔

دوپہر میں ہم چاروں ماسی کے گھر داخل ہوئے۔ کمروں والا حصہ بند تھا یعنی ماسی سو رہی تھی۔ ہم نے مرغے کو بڑی مشکل سے قابو کیا۔ اکبر اسے ہاتھ میں پکڑ کر تڑیاں لگا رہا تھا اور سلیم اندر چھری لینے گیا تھا جب ماسی کی آواز سے ہم کانپ کر رہ گئے۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' ماسی باہر سے اندر آرہی تھی۔

''وہ.......وہ.......دراصل'' میں ہکلایا۔ اکبر نے مرغا چھوڑ دیا جو کٹ کٹ کرتا ماسی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

اکرم نے بات سنبھالی ''ماسی! ہم اس کی آنکھیں دیکھ رہے تھے، اس کی آنکھوں میں ایک نشان ابھر آیا ہے، یہ بڑی خطرناک بیماری کی علامت ہے، بس چند دن کا مہمان ہے۔''

''ہائے ہائے......کیا کہہ رہا ہے......ہائے میرا لال'' ماسی نے ایک ہاتھ سے اپنا دل اور دوسرے ہاتھ سے مرغے کو پکڑ لیا۔

''تو ماسی اسے حا.......لال......'' اکبر نے ڈرتے ڈرتے کہنے کی کوشش کی مگر ماسی اس دنیا میں کہاں تھی۔ ڈبڈبائی آنکھوں سے اس نے ہمیں تانگہ لانے کا کہا اور ہمیں ساتھ لیے دوسرے قصبے کے ویٹرنری ڈاکٹر کے پاس جا پہنچی۔ جی ہاں! وہ ماسی جو جوشاندے کو کینسر تک کے لیے مجرب خیال کرتی تھی، اپنے لاڈلے کو علاج کے لیے ڈاکٹر کے پاس لے گئی تھی۔ اس نے مرغ کا معاینہ کر کے بتایا کہ فکر کی کوئی بات نہیں، بس اس کے آرام کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہماری جان جل جل گئی۔

خیر اس شام تو ہم جلتے کڑھتے ہاسٹل واپس آگئے۔ البتہ یہ مہینہ مرغ کو ذبح کرنے کے مختلف طریقے سوچتے ہوئے گزرا۔ بازاروں میں ہم نے 'مرغ مارنے کی 101 ترکیبیں' نامی کتاب بھی ڈھونڈی مگر وہاں صرف مرغ پکانے کی ترکیبیں موجود تھیں۔ اس دفعہ جب ہم آئے تو ہر روز ماسی صاحبہ کو پروٹین کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ہمیں ناشتے میں دودھ، انڈے زیادہ دینے شروع کر دیے اور اس ہفتے دو مرغیاں بھی ذبح کروائیں، مگر وہ روسیاہ مرغا جو ہمارے اور نیند کے درمیان حائل تھا، کسی طرح چھری تلے نہ آتا تھا۔ صبح کی نیند کی لذت کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کے عادی ہیں۔ نشے کی طرح چڑھتی ہے اور عادت چھٹتی بھی نہیں۔ چناں چہ اب ہوتا یہ کہ رات بھر ہم لوگ گپ شپ کرتے رہتے کہ نیند نہ آتی تھی اور صبح ابھی آنکھ جھپکتے ہی تھے کہ وہ آواز جو ہمیں انتہائی کریہہ معلوم ہوتی، کان کے پردے پھاڑنے لگتی۔

اس دفعہ ہم نے تمام تر مروت بالائے طاق رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ صاف صاف لفظوں میں ماسی کے سامنے عرضی دی کہ وہ ہمیں اپنی اس فرزندی سے ریٹائر کر دے، کیوں کہ اس کا مرغا جھیلنا اب ہمارے بس کی بات نہیں۔ وہ ایک بدتمیز، بدتہذیب اور نالائق پرندہ ہے جسے دوسروں کے آرام کا کوئی خیال نہیں، البتہ اگر وہ یعنی ماسی اصرار کریں گی تو ہم ناشتہ

روگ سے متعلق چند باتیں

قرأت گلستان

کافی وقت کے انتظار کے بعد شروع ہونے والی قسط وار کہانی ''روگ'' اپنے برے انجام کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

کہانی کے اختتام پر مختلف آراء اور تبصرے سننے کو ملے اور بزم خواتین میں پڑھنے کو ملے تو ایک حقیقت آشکار ہوئی کہ بلاشبہ ہم مشرقی لوگ بے حد سادہ لوگ ہیں۔ ترس کھانا، مظلوم کا ساتھ دینا، ظالم کو بددعائیں اور کوسنے دینا، ہماری معاشرتی عادت ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ مظلوم پر ترس کھانے سے کیا اس کے حالات بہتر ہوسکتے ہیں؟ یا ظالم کو بددعائیں دے کر یا برا بھلا کہہ کر ظلم سے روکا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں...... پھر؟...... پھر کیا کیا جاسکتا ہے؟

میرا ذاتی خیال ہے کہ ہر برے انجام کے پیچھے کچھ وجوہ ہوتی ہیں لیکن ہم لوگ عموماً 'وجوہ' سے نظر چراتے ہیں اور ظلم کی کہانی دردر سناتے رہتے ہیں۔

'روگ' میں بھی کچھ ایسا ہی تھا...... روگ کو تحریر کرتے وقت جو نقطہ میرے نزدیک اہم تھا، اکثر قاریات نے اسے بالکل سرسری لیا...... بہت کم قاریات نے اس پہلو سے سوچا کہ شکیلہ 'کیوں' گل کا راستہ تنگ کررہی ہے؟ ایک بار بھی سوچا کہ اتنی چاہت سے بیاہ کرلانے والی بانو اتنی خطرناک کیوں ہوگئی گل کے لیے؟

قاریات! ظلم تو سب سے پہلے شکیلہ کے ساتھ ہوا تھا...... کرنے والا کوئی اور نہیں ہم اور آپ ہی ہیں جسے عرفِ عام میں 'معاشرہ' کہا جاتا ہے۔ ہر ایسے شخص کو جو ذرا سی بھی اعتبار سے کم تر ہو، اس کا مذاق اڑانا، باتیں بنانا، طنز کرنا ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔ شکیلہ کو احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے والا معاشرہ اس سے اتنا بڑا فیصلہ کروا بیٹھا کہ اس نے زندگی بھر کنوارا رہنے کا فیصلہ کرکے اپنے لیے اور اپنے پورے خاندان کے لیے مشکلات کھڑی کردیں۔ دوسری حماقت بانو نے کی کہ ایک بار بھی نہیں سوچا۔ پھر وقار کے لیے کم عمر لڑکی کا انتخاب صرف اس لیے کہ وہ دب کر رہے گی، شکیلہ کا دوسرا احمقانہ فیصلہ تھا۔ قصور تو گل کی ماں کا بھی تھا جو جوان بیٹی پر توجہ دینے کی بجائے اپنے چھوٹے چھوٹے بچے پالنے سنبھالنے میں مصروف تھی۔ گل کا نصیب تھا کہ اسے حاجرہ آپا جیسی خاتون ملیں، ورنہ عموماً گھر کے ماحول سے اکتائی ہوئی لڑکیوں کو لڑکوں کی دوستی مل جاتی ہے۔

مزید یہ کہ اس کی ماں کو اتنی بھی فرصت نہیں تھی کہ کبھی ہفتوں مہینوں میں بیٹی کا حال احوال ہی پوچھ لیتی۔ گل کے اتنے برے انجام میں کچھ حصہ اس کی لاپرواماں کا بھی ہے کہ پہلے حاجرہ آپا کے پاس چھوڑ کر بےفکر تھی پھر سسرال بھیج کر بھی بےفکر ہی رہی۔ اور رہی بانو کی بات تو وہ جاہل ماں تھی۔ وہ گل کے آنسوؤں میں شکیلہ کی ہنسی ڈھونڈنے نکلی تھی، اس لیے خسارے میں رہی۔ زبردستی ہی سہی شکیلہ کی شادی کردیتی تو شکیلہ پاگل نہ ہوتی۔ یہ اس کی شکیلہ سے بے انتہا محبت ہی تھی لیکن افسوس کہ محبت اس سے مثبت کی بجائے منفی کام کروا رہی تھی۔

قارئین! روگ تحریر کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ اگر آپ کے آس پاس جاننے والوں میں اللہ نہ کرے کہیں کوئی شکیلہ ہو تو اسے فطرت سے ہٹ کر فیصلہ نہ کرنے دیں، کہیں گل کی ماں جیسی کوئی لاپرواماں ہو تو اسے سمجھائیں کہ جوان بیٹی کانچ سے زیادہ نازک ہے، اس قیمتی چیز کو خود سنبھالیں، جواں بیٹی کی ماں اس کی دوست بن کر رہے۔

ہمیں معاشرے میں خواتین کو شکیلہ اور بانو بننے سے بچانا ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہوگئے تو ان شاء اللہ گل اور وقار جیسے مظلوم کردار جنم ہی نہیں لیں گے۔

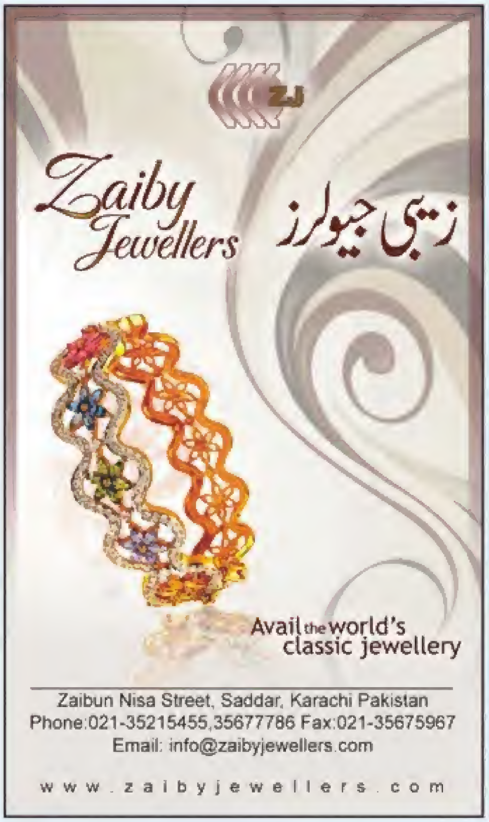

کرنے ضرور صبح 11/10 بجے تک پہنچ جایا کریں گے تاکہ ان کا دل نہ ٹوٹے۔ ماسی تک تک دیدم دم نہ کشیدم کی تصویر بنے منہ کھولے ہماری لاف زنی انتہائی انہماک سے سنتی رہی، اور ہمارے خاموش ہونے پر سرکو 'نہ' میں دو تین بار جلالی انداز میں جھٹکے دے کر کچھ اس طرح گویا ہوئی:

''اونہہ دل نہ ٹوٹے! غرض کے بندو، مطلبیو! جیسے میں جانتی نہیں کچھ، ماسی جمیماں نام ہے میرا، سب معلوم ہے مجھے، وہاں پرانے برگد تلے جو تم سیر کرتے ہو نیند کی وادیوں کی، وہ بھی معلوم ہے مجھے، کم عقل نادان سمجھ کر چپ تھی، مگر اب لگتا ہے پانی سر سے اونچا ہوگیا ہے۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے نہیں شہر گئے اور یہ بابو بن گئے ہیں، ست اور کاہل انسانو! کبھی غور کیا ہے خود پر، کیسے اب طبیعت پر سستی چھائی رہتی ہے؟ ذرا بھی چاق و چوبند نہیں رہے تم لوگ، کچھ دن اور گزرے تو موٹے دنبے بن جاؤ گے، ڈڈو جیسے ہلنا بھی مشکل ہوجائے گا۔ نماز الگ قضا کرتے ہوگے، توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے اور یہی وجہ ہے تمہارا رزلٹ ایک دم خراب ہوجانے کی، ارے جو پڑھنے کا وقت ہوتا ہے، وہ گنوا کر رات کو پڑھا جاتا ہے۔ استغفر اللہ...... رات آرام کے لیے اور دن کام کے لیے بنائے ہیں پاک پروردگار نے۔''

ماسی نے اور بھی بہت کچھ کہہ کر ہمارے مردہ ضمیر کو جھنجھوڑنے کا کام کیا، جو ایک پھریری لے کر بیدار ہوگیا۔ کچھ ہم ڈڈو (موٹا تازہ لیس دار مینڈک) اور دنبے بننے سے کچھ ڈر بھی گئے تھے، پھر نماز والی بات بھی بالکل درست تھی اور رہجلٹ اوہ یعنی رزلٹ تو واقعی ہمارا خراب آرہا تھا، چناں چہ اس دفعہ ہاسٹل واپس جاتے ہوئے ماسی کے لاڈلے، اپنے چہیتے اور رات کا حسن خود میں سموئے اس دل کش مرغ کی سریلی آواز بطور الارم لگانے کے لیے موبائل میں ریکارڈ کرکے لے جارہے تھے...... بیسن کے تل والے لڈو، دیسی گھی اور ماسی کی بہت سی سوغاتوں اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ۔

بہت دیر ہو چلی

ام سنان۔ پیپلاں

☆

آج پھر نائمہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی۔ نجانے کیوں آئینے میں اس کا عکس ایک دم دھندلا سا گیا جیسے آئینہ اس سے ناراض ہو۔ نائمہ نے اچھی طرح سے چشمہ صاف کر کے پھر آئینے میں دیکھا آج آئینہ واقعی اس سے ناراض تھا یا شاید آج آئینہ جھوٹ بول رہا تھا۔ مگر آئینہ تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ نائمہ کو یاد آیا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟"

نائمہ نے خود پہ ایک ناقدانہ نظر ڈالی۔ قد آدم آئینے نے بھی اس کی خوبصورتی کی گواہی دی۔ یہی تو آئینے کی خوبی ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے اور آج عباس کا "برتھ ڈے" بھی ہے، شام تک واپس بھی پہنچنا ہوگا۔ نائمہ سوچتے ہوئے تیزی سے روانہ ہوئی۔

جونہی وہ گاڑی کے پاس پہنچی۔ لان میں کھیلتا ایک ننھا منا چار سالہ بچہ اس کی طرف بے تابی سے بھاگا اور ماما، ماما کہتا اس سے لپٹ گیا۔ اس کے قیمتی بے شکن لباس پر معصوم بچے کی محبت اپنے نشان چھوڑ چکی تھی۔ نائمہ کے غصے کی انتہا نہ رہی اور وہ سکینہ بی کو آوازیں دینے لگی۔ عباس ماں کو غصہ میں دیکھ کر سہم چکا تھا اور نائمہ سکینہ بی پر غصہ نکالنے میں مصروف تھی۔ آج کی یہ میٹنگ بہت ہی اہم تھی۔ خواتین تنظیم کی تمام عہدیداران مدعو تھیں اور اسے بچوں کی تربیت کے بارے میں اپنے پروجیکٹ پر سب کو بریف کرنا تھا۔ ویسے بھی ایسی تقریبات سے تو اس کی سوشل لائف کا حسن تھا مگر اب دوبارہ تیاری میں کتنا سارا وقت ضائع ہونا تھا اور میٹنگ میں بھی بروقت شریک نہیں ہو سکتی تھی۔

ڈرا سہما عباس سکینہ بی کی آغوش میں چھپ گیا کچھ دیر کے رونے نے اس کے دکھ کو دھو ڈالا اور وہ پھر سے اپنے کھیل میں مصروف ہو گیا۔

ہاں آئینہ تو اس کے سامنے حقیقت بیان کر رہا تھا۔

وقت کتنی تیزی سے گزر جاتا ہے، احساس تک نہیں ہوتا۔ نائمہ نے سوچا۔ اچانک اس کی نظر دیوار پر لگے کیلینڈر پر پڑی۔ 6 مارچ..........! اوہ آج تو عباس کا برتھ ڈے ہے۔ نائمہ کی انگلیاں بے اختیار ایک نمبر ڈائل کرنے لگیں۔

"ہیلو......" یہ یقیناً عباس ہی تھا عقب میں کافی لوگوں کا شور بھی تھا شاید کوئی پارٹی ہے۔ نائمہ نے سوچا۔

"ہیلو بیٹا میں تمہاری ماما بول رہی ہوں۔"

"اوہ ماما آپ! سوری ابھی میں بہت بزی ہوں، بات نہیں کر سکتا، بعد میں بات کروں گا۔" شاید عباس کو اس کا اس وقت فون کرنا پسند نہیں آیا۔

"بیٹا! میں تمہاری ماں ہوں میرا ابھی کچھ حق ہے تم پر۔" نائمہ نے احتجاجاً کہا۔

"تو آپ کا حق آپ کو مل تو رہا ہے۔ آپ کے اخراجات ہر مہینے باقاعدگی سے ادا کر دیتا ہوں۔ باقی آپ اپنی زندگی گزار چکی ہیں اب ہمیں تو اپنی لائف انجوائے کرنے دیں۔" فون بند ہو چکا تھا۔ اولڈ ہوم کے شکستہ آئینے میں نائمہ کو سب کچھ بالکل واضح دکھائی دے رہا تھا، مگر اب شاید بہت دیر ہو چکی تھی۔

قانون علاج بالغذاء کے عین مطابق
دکھے بیماریوں سے محفوظ
محافظ®
HERBAL PHARMA, PAKISTAN
ایک مکمل دماغی اور جسمانی ٹانک
کا خالص قدرتی اجزاء سے تیار کردہ خصوصی ٹانک
محافظ جان
بچوں بڑوں اور بوڑھوں کیلئے یکساں مفید
① محافظ جان حافظہ اور نظر کو تیز کرتا ہے
① آنکھوں کے اردگرد سیاہ حلقے دور کرتا ہے
① پچکے گال اور بے رونق چہرے کو دلکش با رونق بناتا ہے
مسلسل استعمال سے جوڑوں کے درد کیلئے بے مثال......
خواتین کی خوبصورتی کیلئے لاجواب
محافظ جان میں شامل اجزاء دل و دماغ معدہ اور جگر کی خصوصی نگہداشت کرتے ہیں
اگر آپ کسی بیماری کے باعث کمزوری محسوس کرتے ہیں
تو محافظ جان کا استعمال آپ کی اندرونی خرابیوں کو دور کر کے آپ کو صحت مند توانا جاذب نظر اور خوبصورت بناتا ہے۔ وہ بھی بغیر کسی سائیڈ افیکٹ
چھوٹا ڈبہ 200 گرام 650/-
بڑا ڈبہ 400 گرام 1200/-
● سیف دواخانہ لیاقت مارکیٹ ملتان ● جمال الدین خان ...
● سٹینڈرڈ یونانی دواخانہ چوک گھنٹہ گھر پشاور
● خالد دواخانہ صرافہ بازار ایبٹ آباد ● قدرتی چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار سرگودھا
● نیا دواخانہ اسماعیل مارکیٹ شہید روڈ جھنگ ● خان کلینک جتی گوٹھ روڈ علی پور
● محمد نوید ماشاءاللہ جنرل سٹور گلی جامع مسجد اللہ داد والی جہانیاں
فری ہوم ڈیلیوری کیلئے ملک بھر سے ابھی فون کیجئے اور رقم کی ادائیگی پارسل ملنے پر کیجئے
Cell:0308-7520370 - 0334-7629969
قیومی دواخانہ بوہڑ بازار راولپنڈی 051-5505519

مزاحیات

☆......ایک شاعر: (اپنی بیوی سے) میں کوئی ایسا ویسا شاعر نہیں ہوں، میں چاہوں تو اپنے اشعار سے دنیا میں آگ لگا سکتا ہوں۔

بیوی: ارے تو منہ کیا تک رہے ہو، ایک شعر چولہے میں بھی ڈال دو، لکڑیاں گیلی ہیں۔

☆......چھوٹے بھائی نے اپنی بہن سے پوچھا: "باجی! بارش کا پانی کہاں جمع ہوتا ہے؟" باجی غصے میں بھری ہوئی تھی جواب دیا: "میرے سر میں۔"

بھائی: "اچھا اسی وجہ سے آپ کی ناک سے ہر وقت پانی بہتا رہتا ہے۔"

☆......ایک محفل میں ایک عورت اپنے لمبے بالوں کی وجہ سے مرکز نگاہ بنی ہوئی تھی، ایک خاتون نے اسے مشورہ دیا: "اتنے لمبے بالوں کو باندھا کرو، نظر لگ جائے گی۔"

کچھ دن بعد دوسری تقریب میں وہ عورت بالوں کی چوٹی باندھ کر گئی تو اس کی ایک دوست نے پیار سے مشورہ دیا: "اتنے خوب صورت بال ہیں۔ انہیں کھول کر رکھا کرو۔" اس عورت نے بے زاری سے جواب دیا: "کوئی کہتا ہے، بال باندھے رکھو، کوئی کہتا ہے کھلے رکھو، اس سے بہتر تو یہ ہے کہ میں وگ ہی اتار دوں۔"

☆......بیٹا: "ابو دنیا کا سب سے زیادہ خطرناک ہتھیار کون سا ہے؟ باپ

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

❖ خواتین کا اسلام ہمیں بہت پسند ہے۔ شمارہ 550 کا سرورق بہت خوب صورت تھا۔ گلدستہ میں اہلیہ معین الدین کا بھیجا ہوا واقعہ بہت اچھا لگا۔ پیام سحر پڑھ کر دل سے عافیہ کے لیے دعا نکلی۔ ز تاج بہاول پور کا مضمون 'ہم نے چور پکڑا' پڑھ کر ہنسی آئی ان کا یہ آئیڈیا بہت اچھا تھا۔ ہدایت کی چنگاری بہت اچھی تحریر تھی۔ قسط وار ناول پڑھ کر بہت دکھ ہوا۔ مناجیہ جبیں صاحبہ کا لکھنے کا انداز بہت اچھا ہے۔ پورا رسالہ ہی قابل دید تھا۔ ساجدہ غلام محمد کا تبصرہ بہت اچھا لگا۔ تمام رائٹرز اگر اس طرح بزم خواتین میں شرکت کرتی رہیں تو نئی رائٹرز کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ (سمیہ اشرف۔ سرگودھا)

❖ خواتین کا اسلام بہت زیادہ پسند ہے، جب ہمارے گھر یہ انمول رسالہ آتا ہے تو میری کزن کہتی ہے پہلے میں پڑھوں گی، میں کہتی ہوں میں پڑھوں گی، اس طرح ہماری لڑائی ہو جاتی ہے۔ قسط وار ناول روگ زبردست رہا۔ مجھے لکھاری بہنوں میں سے ساجدہ غلام محمد اور قرأت گلستان کی کہانیاں بہت اچھی لگتی ہیں۔ (جویریہ نصیر فضل)

❖ میں تقریباً چھ سال سے خواتین کا اسلام پڑھتی ہوں، مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے کیوں کہ اس میں سبق آموز کہانیاں ہوتی ہیں۔ ساجدہ غلام محمد، اہلیہ راشد اقبال، فرزانہ رباب، قرأت گلستان اور مناجیہ جبیں کی تحریریں بہت پسند ہیں اور میں بھی خواتین کا اسلام میں اپنی تحریروں کے ذریعہ شمولیت چاہتی ہوں۔ کیا اجازت ہے؟ میری تحریر چھپ سکتی ہے؟ اور میں نے جوائنٹ فیملی سسٹم پر اپنی رائے بھیجی ہے اگر آپ کے معیار پر پوری اترے تو ضرور شائع کریں، میرے دل سے آپ کے لیے دعا نکلے گی۔ (ام عمار۔ کراچی)

❖ شگفتہ کنول کو خواتین کا اسلام کی پہلی نیوز کاسٹر بننے پر مبارک باد دیتی ہوں۔ امید ہے کہ آیندہ وہ بوسیدہ خبروں کی بجائے تازہ ترین خبروں کے ساتھ جلوہ گر ہوں گی۔ باجی ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ کے انٹرویو سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ شمارہ 547 میں ز ع تاج بہاول پور کی کہانی ایک لفظ معذرت میں سبق تو بہت اچھا تھا لیکن اس کہانی میں متین اور حسیب نام استعمال کیے گئے۔ جو کہ عبدالحسیب اور عبدالمتین ہونے چاہیے تھے۔ کیوں کہ یہ دونوں اللہ پاک کے نام ہیں۔ سارہ الیاس، بنت احمد، بنت مولانا سیف الرحمٰن، اہلیہ راشد اقبال بہت اچھا لکھتی ہیں۔ (حبیبہ بشیر۔ ملتان)

❖ خواتین کا اسلام شمارہ 555 دیکھا تو سرورق سمیت آخر تک خوب پایا۔ ماشاء اللہ پیام سحر میں بہت لطیف انداز میں بہت ہی خوب صورت پیام دیا گیا۔ پہلے تو سارے شمارے میں بنت مولانا سیف الرحمٰن قاسم کو ڈھونڈا اور نہ پا کر مایوسی ہوئی۔ اہلیہ راشد اقبال صاحبہ نے حسب معمول، اپنے مخصوص انداز میں خاص موضوع پر بہترین لکھا۔ اس شمارے میں سب سے زیادہ دل کو چھو لینے والی تحریر ن۔ ر کراچی کی مقصدِ زندگی تھی جس نے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا اور طبیعت پر بہت گہرا اور اچھا اثر چھوڑا۔ بہت رہنما تحریر ہے۔

(اخت محمد عمیر۔ جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ)

❖ شمارہ نمبر 554 پڑھا۔ ساری کہانیاں مزاحیہ تھیں۔ چور دنبہ پڑھ کے بہت لطف اندوز ہوئے۔ محترمہ ساجدہ غلام محمد کی "پردیس کی عید" نے دل کو غمگین کر دیا۔ واقعی اپنا وطن تو اپنا ہی ہوتا ہے۔ محترمہ نورین ایمان کے والد کی وفات کا پڑھ کر دکھ ہوا۔ اللہ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو اپنے والدین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ اثر جون پوری صاحب کی قربانی بھی قربانی کی حقیقت اور قربانی کا فلسفہ خوب سمجھا رہی تھی۔ (اقرأ عطاء البصیر۔ معلمہ دارالعلوم بنات عائشہ کبیر والا)

کچھ دیر سوچ کر بولے:

"بیلن۔"

☆......ایک پروفیسر صاحب اپنے دوست سے ملنے گئے اور سارا دن وہ وہیں بیٹھے رہیں۔ دوست نے اخلاقاً کچھ نہ کہا۔ جب زیادہ رات ہوگئی تو پروفیسر صاحب کا نوکر انہیں بلانے آیا، پروفیسر نے اپنے دوست سے معافی مانگتے ہوئے کہا: "معاف کرنا بھئی! میں یہ سمجھ کر بیٹھا آپ پر کڑھ رہا تھا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوں اور آپ مجھ سے ملنے آئے ہیں۔"

☆......دو آدمی سڑک کے کنارے کھڑے آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں چاقو......اچانک ایک آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا اور دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک پرچی تھما کر چلا گیا۔

دونوں بیک وقت اپنی اپنی پرچی پڑھنے لگے جس پر لکھا تھا: "ہمارے کلینک میں گہرے سے گہرے زخم کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے اور یہ کلینک آپ سے چند قدم کے فاصلے پر ہے۔"

☆......ایک بار ایک پاکٹ مار کو ایک موٹر سائیکل سوار نے لفٹ دی، جب اسے یہ پتا چلا کہ وہ پاکٹ مار ہے تو گھبرا کر اس نے گاڑی کا ایکسیڈنٹ کر دیا۔ پولیس مین آیا اور اس نے گاڑی اور لائسنس کا نمبر لکھ لیا۔ موٹر سائیکل والے نے کہا: "دیکھا، تمہیں لفٹ دے کر میں کتنی بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں، اب فلاں دن مجھے کورٹ جانا پڑے گا۔"

پاکٹ مار نے ایک ڈائری موٹر سائیکل والے کو دی اور کہا: "کوئی ضرورت نہیں آپ کو کورٹ جانے کی، یہ لیجیے وہ ڈائری جس میں پولیس والے نے آپ کی گاڑی اور لائسنس نمبر لکھے تھے۔"

بزم خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

❖ خواتین کا اسلام ہمیں بہت پسند ہے۔ شمارہ 550 کا سرورق بہت خوب صورت تھا۔ گلدستہ میں اہلیہ معین الدین کا بھیجا ہوا واقعہ بہت اچھا لگا۔ پیام سحر پڑھ کر دل سے عافیہ کے لیے دعا نکلی۔ ز تاج بہاول پور کا مضمون 'ہم نے چور پکڑا' پڑھ کر ہنسی آئی ان کا یہ آئیڈیا بہت اچھا تھا۔ ہدایت کی چنگاری بہت اچھی تحریر تھی۔ قسط وار ناول پڑھ کر بہت دکھ ہوا۔ مناجیہ جبیں صاحبہ کا لکھنے کا انداز بہت اچھا ہے۔ پورا رسالہ ہی قابل دید تھا۔ ساجدہ غلام محمد کا تبصرہ بہت اچھا لگا۔ تمام رائٹرز اگر اس طرح بزم خواتین میں شرکت کرتی رہیں تو نئی رائٹرز کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ (سمیہ اشرف۔ سرگودھا)

❖ خواتین کا اسلام بہت زیادہ پسند ہے، جب ہمارے گھر یہ انمول رسالہ آتا ہے تو میری کزن کہتی ہے پہلے میں پڑھوں گی، میں کہتی ہوں میں پڑھوں گی، اس طرح ہماری لڑائی ہو جاتی ہے۔ قسط وار ناول روگ زبردست رہا۔ مجھے لکھاری بہنوں میں سے ساجدہ غلام محمد اور قرأت گلستان کی کہانیاں بہت اچھی لگتی ہیں۔ (جویریہ نصیر فعل)

❖ میں تقریباً چھ سال سے خواتین کا اسلام پڑھتی ہوں، مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے کیوں کہ اس میں سبق آموز کہانیاں ہوتی ہیں۔ ساجدہ غلام محمد، اہلیہ راشد اقبال، فرزانہ رباب، قرأت گلستان اور مناجیہ جبیں کی تحریریں بہت پسند ہیں اور میں بھی خواتین کا اسلام میں اپنی تحریروں کے ذریعہ شمولیت چاہتی ہوں۔ کیا اجازت ہے؟ میری تحریر چھپ سکتی ہے؟ اور میں نے جوائنٹ فیملی سسٹم پر اپنی رائے بھیجی ہے اگر آپ کے معیار پر پوری اترے تو ضرور شائع کریں، میرے دل سے آپ کے لیے دعا نکلے گی۔ (ام عمار۔ کراچی)

❖ شگفتہ کنول کو خواتین کا اسلام کی پہلی نیوز کاسٹر بننے پر مبارک باد دیتی ہوں۔ امید ہے کہ آیندہ وہ بوسیدہ خبروں کی بجائے تازہ ترین خبروں کے ساتھ جلوہ گر ہوں گی۔ باجی ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ کے انٹرویو سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ شمارہ 547 میں ز ع تاج بہاول پور کی کہانی ایک لفظ معذرت میں سبق تو بہت اچھا تھا لیکن اس کہانی میں متین اور حسیب نام استعمال کیے گئے۔ جو کہ عبدالحسیب اور عبدالمتین ہونے چاہیے تھے۔ کیوں کہ یہ دونوں اللہ پاک کے نام ہیں۔ سارہ الیاس، بنت احمد، بنت مولانا سیف الرحمٰن، اہلیہ راشد اقبال بہت اچھا لکھتی ہیں۔ (حبیبہ بشیر۔ ملتان)

❖ خواتین کا اسلام شمارہ 555 دیکھا تو سرورق سمیت آخر تک خوب پایا۔ ماشاء اللہ پیام سحر میں بہت لطیف انداز میں بہت ہی خوب صورت پیام دیا گیا۔ پہلے تو سارے شمارے میں بنت مولانا سیف الرحمٰن قاسم کو ڈھونڈا اور نہ پا کر مایوسی ہوئی۔ اہلیہ راشد اقبال صاحبہ نے حسب معمول، اپنے مخصوص انداز میں خاص موضوع پر بہترین لکھا۔ اس شمارے میں سب سے زیادہ دل کو چھو لینے والی تحریر ن۔ ر کراچی کی مقصد زندگی تھی جس نے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا اور طبیعت پر بہت گہرا اور اچھا اثر چھوڑا۔ بہت رہنما تحریر ہے۔

(اخت محمد عمیر۔ جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ)

❖ شمارہ نمبر 554 پڑھا۔ ساری کہانیاں مزاحیہ تھیں۔ چور دنبہ پڑھ کے بہت لطف اندوز ہوئے۔ محترمہ ساجدہ غلام محمد کی "پردیس کی عید" نے دل کو غمگین کر دیا۔ واقعی اپنا وطن تو اپنا ہی ہوتا ہے۔ محترمہ نورین ایمان کے والد کی وفات کا پڑھ کر دکھ ہوا۔ اللہ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو اپنے والدین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ اثر جون پوری صاحب کی قربانی بھی قربانی کی حقیقت اور قربانی کا فلسفہ خوب سمجھا رہی تھی۔ (اقرأ عطاء البصیر۔ معلمہ دارالعلوم بنات عائشہ کبیر والا)

کچھ دیر سوچ کر بولے:

"بیلن۔"

☆......ایک پروفیسر صاحب اپنے دوست سے ملنے گئے اور سارا دن وہ وہیں بیٹھے رہیں۔ دوست نے اخلاقاً کچھ نہ کہا۔ جب زیادہ رات ہوگئی تو پروفیسر صاحب کا نوکر انہیں بلانے آیا، پروفیسر نے اپنے دوست سے معافی مانگتے ہوئے کہا: "معاف کرنا بھئی! میں یہ سمجھ کر بیٹھا آپ پر کڑھ رہا تھا کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوں اور آپ مجھ سے ملنے آئے ہیں۔"

☆......دو آدمی سڑک کے کنارے کھڑے آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں چاقو......اچانک ایک آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا اور دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک پرچی تھما کر چلا گیا۔

دونوں بیک وقت اپنی اپنی پرچی پڑھنے لگے جس پر لکھا تھا: "ہمارے کلینک میں گہرے سے گہرے زخم کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے اور یہ کلینک آپ سے چند قدم کے فاصلے پر ہے۔"

☆......ایک بار ایک پاکٹ مار کو ایک موٹر سائیکل سوار نے لفٹ دی، جب اسے یہ پتا چلا کہ وہ پاکٹ مار ہے تو گھبرا کر اس نے گاڑی کا ایکسیڈنٹ کر دیا۔ پولیس مین آیا اور اس نے گاڑی اور لائسنس کا نمبر لکھ لیا۔ موٹر سائیکل والے نے کہا: "دیکھا، تمہیں لفٹ دے کر میں کتنی بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں، اب فلاں دن مجھے کورٹ جانا پڑے گا۔"

پاکٹ مار نے ایک ڈائری موٹر سائیکل والے کو دی اور کہا: "کوئی ضرورت نہیں آپ کو کورٹ جانے کی، یہ لیجیے وہ ڈائری جس میں پولیس والے نے آپ کی گاڑی اور لائسنس نمبر لکھے تھے۔"

طب یونانی، طب ہندی، طب نبوی اور قانون مفرد اعضاء کے ماہر

مطب استاذ الحکماء حکیم محمود الحسن توحیدی

جس مطب کا افتتاح تقریباً 15 سال قبل

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ

نے اپنے دست مبارک سے فرمایا

حکیم محمود الحسن توحیدی علماء و مشائخ امراء وزراء اور

داعی و مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب

کے بھی معالج خاص ہیں

حکیم محمود الحسن توحیدی

دکھی مریضوں کی خدمت اس جذبہ سے کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں اپنے بندوں کی ہدایت اور شفاء کا ذریعہ بنا دے (آمین)

جو جانتے ہیں یقیناً وہ سب مانتے ہیں

خواتین و حضرات اور بچوں کے تقریباً تمام امراض کا علاج انتہائی توجہ سے کرتے ہیں

آپ بھی آزمائیں آپ بھی مان جائیں گے انشاءاللہ

فون پر مشورہ کر کے ادویات بذریعہ ڈاک بھی منگوا سکتے ہیں

تمام مریضوں کا معائنہ اور مشورہ مفت

غریب اور مستحق مریضوں کو دوا مفت دی جاتی ہے

بروز اتوار مطب بند رہتا ہے

ملاقات سے پہلے فون پر وقت ضرور لیں

0300-4679784 0322-4719084

متصل عسکری بنک چوک ناخدا وسن پورہ شادباغ روڈ لاہور

قصوروار کون؟

ایک نوجوان راولپنڈی سے گاڑی میں سوار ہوا اور کسی سے موبائل پر بات کرتے ہوئے بولا: ’’حسن ابدال میں ہوں، آرہا ہوں۔‘‘

جب گاڑی حسن ابدال سے کچھ آگے بڑھی تو پھر موبائل کی گھنٹی بجی اور بغیر سلام دعا بولا:

’’ابھی ابھی گاڑی ہری پور سے نکلی ہے۔‘‘

ایسے حالات کا اکثر لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں لیکن یہ گفتگو ہمارے ایک عزیز کی تھی، جس پر تبصرہ کرتے ہوئے کسی نے کہا: ’’جب سے موبائل آئے ہیں جھوٹ زیادہ ہی بولا جانے لگا ہے۔ ٹیلی فون کے زمانے میں اتنا تو یقین ہوتا تھا کہ بولنے والا گھر میں ہی موجود ہے۔‘‘ لیکن میرا دماغ کسی اور ہی تانے بانے میں الجھ کر رہ گیا۔

☆

جب بچہ ایک سال کا ہوتا ہے اور روتا ہے تو ماں اسے زبردستی گود میں اٹھا کر کہتی ہے:

’’بیٹا سو جا! بلی آگئی ہے۔‘‘ بچہ دبک جاتا ہے لیکن کچھ دیر بعد ذرا ہمت کرکے سر اٹھاتا ہے تو بلی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب۔

☆

وہی بچہ جب تین سال کی عمر میں گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہوتا ہے تو ماں اسے بلاتی ہے، نہیں آتا تو کہتی ہے:

’’بیٹا جلدی سے آجاؤ، میں نے آپ کے پسندیدہ ’دال چاول‘ بنائے ہیں۔‘‘ بچہ بھاگتا ہوا آتا ہے لیکن پلیٹ میں آلو گوشت دیکھ کر منہ پھلا لیتا ہے۔

☆

پانچ سال کی عمر میں اسی بچے سے شیشہ گر کر ٹوٹ جاتا ہے۔ باہر بیٹھے تمام اہل خانہ بخوبی آواز سنتے ہیں، لیکن اچانک بچہ آئینے کے ٹکڑے اٹھا کر باہر آتا ہے اور کمال معصومیت سے پوچھتا ہے: ’’اماں یہ شیشہ کس نے توڑا؟‘‘ سبھی مسکرا دیتے ہیں اور دادی اماں جھٹ بلائیں لیتی ہوئی کہتی ہیں:

’’دیکھا! میرا پوتا ابھی سے کتنا چالاک ہے۔‘‘

☆

یہی بچہ اب دوئم کا طالب ہے۔ آج اسکول سے چھٹی کرلی تو ابو نے سختی سے پوچھا:

’’اسکول کیوں نہیں گئے؟‘‘ امی فوراً اپنے لال کی مدد کو دوڑی آئیں:

’’جی! آج صبح سے اسے چکر آرہے تھے، پھر تے بھی کی میں نے ہی چھٹی کرنے کا کہا تھا۔‘‘

’’اوہ اچھا! میرے تو دفتر کا وقت ہوگیا لیکن تم اسے فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ، طبیعت زیادہ نہ بگڑ جائے کہیں۔‘‘ ابو پریشانی سے کہتے ہوئے بیگ اٹھا کر چل دیے۔

شمسہ کنول بنت عبدالرزاق۔ ایبٹ آباد

☆

اب یہی بچہ میٹرک میں پڑھ رہا ہے اور نہایت پریشانی سے کہتا ہے:

’’امی! ہمارے اسکول میں چھٹی نہیں ملتی، اب میں آپ کے ساتھ ماموں کے گھر کیسے جاؤں گا؟‘‘

’’اس میں پریشانی والی کیا بات ہے؟‘‘ پھوپھو کہتی ہیں اور بیماری کی درخواست لکھنے بیٹھ جاتی ہیں کہ ڈاکٹر نے ایک ہفتے آرام کا کہا ہے۔

☆

کہتے ہیں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے لیکن جب ماں کی گود سے ہی بچے کو جھوٹ کی تھوڑی تھوڑی خوراک ملنے لگتی ہے اور بچے کا دماغ جو کہ ایک شفاف آئینے کی مانند ہے کہ جو چیز اس کے سامنے آئے، ہو بہو ویسی شبیہ اس پر بنتی ہے تو بچہ بھی یہ ساری باتیں سیکھتا رہتا ہے اور اپنے دماغی آئینے پر بننے والے ہر نقش کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ وہ اچھے برے میں تمیز نہیں کرسکتا ......جو اس کے بڑوں کا ہو، وہی طرزِ عمل اس کے لیے بہترین ہوتا ہے لہٰذا جب وہ نیکی بری میں تمیز کرنے والی عمر میں داخل ہوتا ہے، تب تک جھوٹ اس کی نس نس میں خون کی طرح سرایت کرچکا ہوتا ہے، جسے اگر کوئی بدلنا بھی چاہے تو ایک آدھ قطرہ اندر باقی رہ جاتا ہے اور تمام کو بدلنا اگرچہ ناممکن نہیں مگر مشکل ضرور ہے ......اب آپ ہی بتایئے قصوروار کون؟......موبائل، نوجوان یا پھر والدین؟

وہی خدا ہے

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے، نظر بھی جو آرہا ہے وہی خدا ہے

تلاش اُس کو نہ کر بتوں میں، وہ ہے بدلتی ہوئی رُتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خدا ہے

وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب، سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا، وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیارِ بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے، وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے، سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانۂ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خدا ہے

کسی کو تاجِ وقار بخشے، کسی کو ذلت کے غار بخشے
جو سب کے ماتھے پہ مہرِ قدرت لگا رہا ہے، وہی خدا ہے

سفید اُس کا سیاہ اُس کا، نفس نفس ہے گواہ اُس کا
جو شعلۂ جاں جلا رہا ہے، بُجھا رہا ہے، وہی خدا ہے

مظفر وارثیؔ

بچوں اور نوجوانوں کے لیے منفرد ہفتہ وار انگریزی میگزین

The TRUTH

Subscription Charges

Rs. 1200 for 1 Year (52 Issues — 4 issues free)
Rs. 600 for 6 months (26 Issues — 2 issues free)
Rs. 300 for 3 months (13 Issues — 1 issue free)

Bank Account: The Truth Intr. Current A/c no. 0118-02008000106
Meezan Bank Gulshan-e-Maymar, Karachi

رقم میزان بینک کی کسی بھی برانچ میں جمع کرائیں اور ڈپازٹ سلپ کا سیریل نمبر دیے گئے مرکزی رابطہ نمبر پر بتادیں

کراچی: 0334-3372304 | حیدر آباد: 0300-3037026 | سکھر: 0300-9313528
کوئٹہ: 0333-7805339 | سرگودھا: 0321-6018171 | تربت: 0321-2140814
لاہور: 0300-4284430 | راولپنڈی: 0321-5352745 | ملتان: 0300-7332359
پشاور: 0314-9007293 | فیصل آباد: 0333-4365150

پرانے شمارے بھی منگوائے جاسکتے ہیں

سبسکرپشن اور دیگر معلومات کیلئے مرکزی رابطہ
دی ٹرتھ 4-G-1/11 ناظم آباد نمبر 4 کراچی
0322-2740052, 021-36881355

www.thetruthmag.com | info@thetruthmag.com